جرمنی کی ماؤاسٹ کمیونسٹ پارٹی

کا خود تنقیدی جائزہ

کیا ماؤزے تنگ مارکسزم-لینن ازم کا کلاسیک ہے؟

مترجم: شاداب مرتضی

جرمنی کی ماؤاسٹ کمیونسٹ پارٹی کا خود تنقیدی جائزہ

کیا ماؤزے تنگ مارکسزم-لیننزم کا کلاسیک ہے؟

1978ء

مترجم: شاداب مرتضی

(2023ء)

فہرست

1. .... ابتدائیہ

2. .... کیاماؤزے تنگ نے پرولتاریہ کی آمریت کے تحت انقلاب کو جاری رکھنے کے نظریے کو ترقی دی؟

3. .... استحصالی طبقوں کے خاتمے کے بعد بھی طبقاتی جدوجہد جاری رہتی ہے

4. .... دولائنوں کی جدوجہد کا نظریہ

5. .... کیا ثقافتی انقلاب نے حالات کو بدلا؟

6. .... جدید ترمیم پسندی کے خلاف لڑائی

6.1 ماؤزے تنگ اور چینی کمیونسٹ پارٹی کا ٹیٹو کی ترمیم پسندی کی جانب رویہ

6.2 خروشچیفی ترمیم پسندوں کی بیسویں کانگریس کی جانب ماؤزے تنگ اور چینی کمیونسٹ پارٹی کا رویہ

6.3 خروشچیف کے زوال کے بعد سوویت یونین کی نئی قیادت کی جانب ماؤزے تنگ اور چینی کمیونسٹ پارٹی کا رویہ

6.4 ماؤزے تنگ کی اسٹالن پر تنقید

7. .... تین دنیاؤں کے نظریے کے لیے ماؤزے تنگ کی شراکتی ذمہ داری

8. .... نتیجہ: ماؤزے تنگ مارکسزم-لیننزم کا کلاسیک نہیں ہے

حوالہ جات

1۔ ابتدائیہ

جرمن کمیونسٹ پارٹی (مارکسی-لیننی) کی مرکزی کمیٹی نے پانچویں توسیعی اجلاس میں تفصیلی بحث مباحثے کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ وہ ماؤزے تنگ کی مارکسزم-لیننزم کے کلاسیک کی حیثیت سے مزید تشہیر نہیں کرے گی۔ اس آرٹیکل میں ہم اس فیصلے کی درستگی کی مزید تفصیل کے ساتھ وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے ہم کچھ ابتدائی نکات پیش کرنا چاہیں گے۔

مرکزی کمیٹی کی نگرانی میں کچھ عرصے سے جرمن کمیونسٹ پارٹی (مارکسی-لیننی) کے تمام بنیادی یونٹوں میں اس سوال پر بحث کی گئی ہے کہ آیا ماؤزے تنگ کو مارکسزم-لیننزم کا ایک کلاسیک سمجھا جاسکتا ہے۔ یہ مباحثہ کافی مفید رہا ہے۔ مباحثے کے دوران یہ بات واضح ہوکر سامنے آئی ہے کہ ہماری پارٹی، چند استثناؤں کے علاوہ، اس رائے پر متفق ہے کہ ماؤزے تنگ کا مارکسزم-لیننزم میں کلاسیک کا درجہ نہیں۔ جب مرکزی کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا تو اس نے پارٹی میں ہونے والے اس مباحثے کو مدنظر رکھا اور اس کے نتائج کو استعمال کیا۔

مرکزی کمیٹی کا فیصلہ اور یہ آرٹیکل ماؤزے تنگ کے کام کا جامع تخمینہ نہیں ہے۔ ہمارے لیے ایسا جامع تخمینہ لگانا آج بھی ممکن نہیں ہے اور اسی وجہ سے ہم نے ماؤزے تنگ کی مجموعی خوبیوں، غلطیوں اور انحرافات کے بارے میں کوئی نتائج اب تک اخذ نہیں کیے ہیں۔

ماؤزے تنگ کے کام کو سب سے پہلے لازمی طور پر اس بات سے طے کرنا چاہیے کہ چین میں سوشلزم کی تعمیر کے حوالے سے اس کی قیادت میں کیا کامیابیاں حاصل کی گئیں یا نہیں کی گئیں، اور چینی کمیونسٹ پارٹی اور عوامی جمہوریہ چین کی موجودہ ترمیم پسند پالیسیوں کا اس کے کام سے کیا تعلق ہے۔ بہر حال، یہ طے ہے کہ چین عالمی انقلاب کا وہ ناقابل تسخیر قلعہ نہیں تھا جسے ہم ایسا سمجھتے تھے اور اس حیثیت سے جس کی تشہیر کرتے تھے۔ تاہم، اس سوال کا حتمی جواب ابھی نہیں دیا جا سکتا کہ سوشلزم کی تعمیر کے حوالے سے چین میں واقعتاً کیا کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں۔

اس آرٹیکل میں بنیادی طور پر مارکسزم-لینن‌زم کے حوالے سے ماؤزے تنگ کی غلطیوں اور انحرافات کا جائزہ لیا جائے گا۔ جاگیرداری اور سامراجی لعنت سے نکلنے میں چینی لوگوں کی جدوجہد میں، سامراج مخالف جمہوری انقلاب کی فتح کی جدوجہد میں، ماؤزے تنگ کی خوبیوں سے انکار ممکن نہیں۔ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ ماؤزے تنگ کو ہوا گوفینگ اور ڈینگ ژیاؤپنگ جیسے انتہائی بائیں بازو والے ردانقلابیوں کے مماثل قرار نہیں دیا جا سکتا جو اب چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت پر مکمل طور پر قابض ہو چکے ہیں اور بین الاقوامی سطح پر جدید ترمیم پسندی اور ردانقلاب کے حصے میں شامل ہیں۔

اس آرٹیکل میں ہم خود کو ان تین نہایت اہم سوالوں کے جائزے تک محدود رکھیں گے جن پر ماؤزے

تنگ نے مارکسزم-لیننزم سے نظریاتی و عملی طور پر سنجیدہ انحراف کیا ہے اور سنگین غلطیاں کی ہیں۔ وہ تین سوال یہ ہیں:

1۔ پرولتاریہ کی آمریت کے تحت انقلاب کو جاری رکھنے کے بارے میں ماؤزے تنگ کا نظریہ؛

2۔ جدید ترمیم پسندی کے خلاف جدوجہد کی جانب ماؤزے تنگ اور چینی کمیونسٹ پارٹی کا نظریہ؛

3۔ "تین دنیاؤں کے نظریے" کی ترقی میں ماؤزے تنگ کی شراکتی ذمہ داری۔

اپنی تحقیق کے لیے ہم نے دوسری چیزوں کے علاوہ ماؤزے تنگ کی ان تحریروں پر انحصار کیا ہے جو اس کی وفات کے بعد شائع ہوئیں جیسے کہ "دس عظیم رشتوں کے بارے میں"۔ ہماری رائے میں، اس تقریر کے مستند ہونے کے بارے میں شک و شبہات جائز نہیں جو کہ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس کے فوری بعد کی گئی تھی۔ اس تقریر میں ماؤزے تنگ نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ اس کی بہت سی دوسری تحریروں میں بھی پائے جاتے ہیں جو اس کی زندگی میں شائع ہوئی تھیں۔ مزید برآں، "دس عظیم رشتوں کے بارے میں" یہ تقریر پہلے بھی 1960ء کی دہائی میں (اس کی زندگی میں) شائع ہوئی تھی مگر تب اسے اس کے نام کے بغیر شائع کیا گیا تھا۔

اس تقریر میں اسٹالن کے خلاف بھاری بھر کم الزامات شامل ہیں مگر خروشچیف کی ترمیم پسندی کے بارے میں کچھ بھی نہیں ہے جبکہ اس نے اسی بیسویں کانگریس میں سر اٹھایا تھا۔ حتی کہ اس میں خروشچیف کے بہت سے خیالات سے اتفاق کیا گیا ہے۔ آج، ہوا گوفینگ اور ڈینگ ژیاؤپنگ چین میں سرمایہ داری کی تعمیر کو جائز قرار دینے کے لیے اسی تقریر کو استعمال کر رہے ہیں۔ بہر حال، اس آرٹیکل میں ہم نے بنیادی طور پر ماؤزے تنگ کی معروف تصانیف کو استعمال کیا ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس بات پر بحث کرنا بیکار ہے کہ آیا "دس عظیم رشتوں کے بارے میں" تقریر اور ماؤزے تنگ کی وفات کے بعد شائع ہونے والی اس کی دیگر تحریریں جعلی ہیں یا نہیں۔ماؤزے تنگ کے سنجیدہ انحرافات اور غلطیاں اس کی معروف تصنیفات سے اور اس کی قیادت میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی پالیسیوں سے بھی اسی قدر صاف ظاہر ہیں۔

اپنی پارٹی کے قیام سے ہی ہم نے چینی کمیونسٹ پارٹی کے اس دعوے کو بغیر کسی تنقیدی جائزے کے تسلیم کر لیا تھا کہ ماؤزے تنگ مارکسزم-لیننزم کا ایک کلاسیک ہے اور یہ کہ فکر ماؤزے تنگ "مارکسزم-لیننزم کی تخلیقی ترقی" تھی۔ ہم نے عارضی طور پر چینی کمیونسٹ پارٹی کا یہ دعوی بھی مان لیا تھا کہ (فکر ماؤزے تنگ) "ہمارے عہد کا مارکسزم-لیننزم" ہے۔ اس کے نتیجے میں ہماری پارٹی نے نہ صرف ماؤزے تنگ کی تشہیر ایک کلاسیک کے طور پر کی (جس میں ہمارے مرکزی اور نظریاتی رسالے کی پیشانی پر اس کی تصویر بھی لگائی) بلکہ ہم نے ماؤزے تنگ کے سنجیدہ غیر مارکسی اور بالشویک مخالف

خیالات کو بھی اپنے کام اور جدوجہد کی، تنظیم سازی کی، پارٹی کے اندر کام اور قیادت کی، بنیاد بھی بنالیا تھا۔

اس حقیقت نے ہماری پارٹی کو اور اس کی قیادت میں کام کرنے والی عوامی تنظیموں کو بہت نقصان پہنچایا کہ ہم نے اپنے کام کو ہر لحاظ سے مارکسزم-لیننزم کی بنیاد پر استوار نہیں کیا اور ہم نے جزوی طور پر ماؤزے تنگ کے ان خیالات کی پیروی کی جو مارکسزم سے انحراف کرتے تھے۔ ماؤزے تنگ کے ایسے غیر مارکسی خیالات کو اپنانے کی وجہ سے اور اپنے مرکزی رسالے میں، نوجوانوں کی اپنی تنظیم کے رسالے میں، اندرونی دستاویزات اور پارٹی کی تحریروں میں، اور اس کے ساتھ ساتھ تربیتی پروگراموں میں، ان خیالات کی ترویج کی وجہ سے نہ صرف بہت سے کامریڈوں میں نظریاتی الجھنیں پیدا ہوئیں بلکہ مارکسزم-لیننزم کے اصولوں سے انحراف کرنے کی حوصلہ افزائی ہوئی جسے پارٹی، اور خصوصا اس کی مرکزی کمیٹی نے، ہونے کی اجازت دی بلکہ خود بھی ایسا کیا، مثال کے طور پر، طبقاتی جدوجہد اور پرولتاریہ میں کام کرنے کے حوالے سے پارٹی کی سمت کے بارے میں، تنظیم کاری کے حوالے سے، پارٹی کے اندر جمہوریت کے حوالے سے، کام کے اسلوب کے حوالے سے، عوامی لائن کے بارے میں۔ اس سے ہماری پارٹی میں بائیں بازو کی فرقہ واریت اور سازش پرستی نے جنم لیا اور ایک طویل عرصے تک ہم اسے ٹھیک سے سمجھ کر اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔

مثال کے طور پر، ایک طویل عرصے تک ہم نے "پارٹی میں دو لائنوں کی جدوجہد" کا بالشویک مخالف

نظریہ اپنائے رکھا اوراسے "ماؤزے تنگ کی خاص خوبی"اور لینن کی تنظیم کاری کے نظریے کی "زبردست مزید ترقی" کے طور پر پیش کرتے رہے۔ اس کے حوالے کے طور پر ہماری پارٹی کے نظریاتی رسالے کے نمبر 74 / 2 میں یہ مضمون دیکھا جاسکتا ہے:"جدید ترمیم پسندی کے خلاف جدوجہد میں بالشویک پارٹی کی تعمیر"۔ دولائنوں کا یہ نظریہ جو کہ یہ فرض کرتا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی میں اصولی طور پر پرولتاریہ اور سرمایہ دار دونوں کا مؤقف ہونا چاہیے، ہماری پارٹی کو مارکسزم-لیننزم میں تنقیدیت اور خود تنقیدیت کے اصول کو جھٹلانے کی طرف لے گیا اور ایک حد تک اس نے پارٹی کو مزدور طبقے میں کام کرنے سے اور طبقاتی جدوجہد سے دور کر دیا۔ اس وجہ سے ہماری پارٹی میں عوام میں کام کو کامیاب بنانے کے مسائل کے بجائے اکثر پارٹی کی سمت کے بارے میں تجریدی بحث زیادہ ہوتی رہی۔ تنقیدیت اور خود تنقیدیت کے اطلاق میں اس کام کو بہتر کرنے کے بجائے اکثر کامریڈوں کے ذہنوں میں موجود "سرمایہ دارانہ لائن" کو "دولائنوں کی جدوجہد" کے غلط تصور کے ذریعے ختم کرنا ہمارا کام رہا۔ اس کے نتیجے میں تعلیم و تربیت میں غلطیاں ہوئیں۔ ان کامریڈوں کے معاملے میں جن سے غلطیاں ہوئیں ان کے لیے مجاہدانہ اتحاد، یکجہتی اور کامریڈوں کے درمیان رفاقت، باہمی محبت اور ایک دوسرے کے لیے عزت اور پارٹی اور اس کی بنیادی تنظیموں پر بھروسہ بعض اوقات بری طرح متاثر ہوئے۔

پارٹی کے بنیادی اور تربیتی کورسوں میں ماؤزے تنگ کی ایسی بہت سی تصانیف کے استعمال نے جو درست نہیں تھیں اور جن میں ہر معاملے کے بارے میں مارکسی-لیننی مؤقف اختیار نہیں کیا گیا تھا ان متعدد قسموں کے سیاسی اور اصولی سوالوں پر الجھنیں پیدا کیں جن کا تصفیہ مارکسزم-لیننزم کی کلاسیکی تصانیف

پہلے ہی واضح اور آفاقی انداز سے کر چکی تھیں۔ ماؤزے تنگ کی جانب سے متعدد مارکسی-لیننی اصولوں کو بیہودہ انداز سے پیش کرنے، انہیں حد سے زیادہ سادہ بنانے اور مسخ کرنے کی وجہ سے پارٹی اور اس کی مرکزی کمیٹی کے نظریاتی اور تعلیمی کام میں متعدد غلط مظاہر سامنے آئے جیسے کہ اصطفائیت[1]، تقلید پرستی[2]، اقتباسات کا بے تکا پن، نصاب پرستی، اور مارکسزم-لیننزم کی کلاسیک کی جانب اسی طرح کے دوسرے غیر سنجیدہ، غیر سائنسی رویے۔

پارٹی کی مرکزی کمیٹی بنیادی طور پر ان غلطیوں کی ذمہ دار ہے۔ اس نے مارکسزم-لیننزم کے حقیقی علم سے پارٹی کامریڈوں کو منظم انداز سے مسلح کرنے کو نظر انداز کیا۔ مارکسی-لیننی اصول پسندی، کھرا پن اور سائنسی، جرآت مندانہ رویے کی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی۔ ان کی جگہ اکثر و بیشتر غیر تنقیدی اور کتابی زود اعتقادی کو دی گئی۔ عوامی جمہوریہ چین، چینی کمیونسٹ پارٹی اور ماؤزے تنگ کی پالیسیوں میں موجود بعض رجحانات کے بارے میں پارٹی کی بنیادی تنظیموں، پارٹی کے ہمدردوں اور طبقاتی شعور رکھنے والے مزدوروں کی جانب سے کی جانے والی تنقید کو سنجیدگی سے نہیں لیا گیا۔ اس کے بجائے، مارکسزم-لیننزم سے واضح انحرافات کو، جو کہ عوامی جمہوریہ چین میں حالیہ برسوں میں اور واضح ہو گئے ہیں، ایک طویل عرصے تک "تذویراتی" یا "سفارتی" ضرورتوں کے نام پر جائز قرار دیا گیا یا ان کی تشہیر کی گئی۔

اس لحاظ سے، ماؤزے تنگ کے کام کا مارکسی-لیننی بنیاد پر سنجیدہ اور جامع تخمینہ لگانا ہماری پارٹی اور اس کے کامریڈوں کا بنیادی فریضہ ہے۔ اس جائزے کے بغیر نہ صرف موجودہ چین کے ترمیم پسند رہنماؤں

کے خلاف جدوجہد نہیں کی جاسکتی بلکہ یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ پارٹی اوراس کی ذیلی تنظیموں کی نظریاتی-سیاسی سطح بلند کی جائے تاکہ ماضی کی غلطیوں کو سامنے لایا جاسکے اور متعلقہ سوالوں کے حوالے سے پارٹی کی درست انقلابی لائن اور تربیت کو جاری رکھا جائے۔

حالیہ مہینوں میں پارٹی میں ہونے والی بحث اس کام کی عظیم نظریاتی اور تعلیمی اہمیت کا ثبوت ہے جسے پارٹی نے شروع کیاہے اور جسے لازماجاری رکھنا چاہیے۔

مارکسزم-لیننزم کی دنیامیں یہ بات ناقابل تردید ہے کہ یہ مارکس، اینگلز، لینن اوراسٹالن ہیں جو کلاسیک کا درجہ رکھتے ہیں۔مارکس اوراینگلز نے سائنسی سوشلزم کی بنیاد رکھی۔ لینن نے اسے تخلیقی انداز سے ترقی دی اوراسے نئی بلندی عطا کی۔ لیننزم ہی سامراجی اور پرولتاری انقلابی عہد کا مارکسزم ہے۔ یہ عہد ابھی جاری ہے،لہذا،لیننزم کی افادیت ہنوز برقرار ہے۔ اسٹالن بھی مارکسزم-لیننزم میں ایک کلاسیک کا درجہ رکھتاہے۔ہم اس کی مختصراوضاحت کریں گے کہ ایسا کیوں ہے۔ ہم ایسااس لیے کریں گے کہ جدید ترمیم پسندوں نے اس کی مذمت کی ہے اور موقع پرستوں نے اس پر تنقید کرتے ہوئے اسے مبینہ طور پر اہم غلطیوں کامرتکب قرار دیاہے۔

لینن کے پہلو بہ پہلو اس نے روس میں پرولتاری انقلاب کی فتح کی لڑائی لڑی۔ لینن کی وفات کے بعد سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی اپنی تیس سالہ قیادت میں اس نے تمام دشمنوں کے خلاف پرولتاریہ

کی آمریت کے دفاع اوراستحکام کی فیصلہ کن جدوجہد کی قیادت کی ۔ اس نے دنیا کی پہلی سوشلسٹ ریاست، سوویت یونین، کے مزدور طبقے اور دیگر محنت کش لوگوں کی سوشلزم کی تعمیر کے لیے جدوجہد میں ان کی قیادت کی۔ اس نے حب الوطنی کی عظیم جنگ میں فاشسٹ حملہ آوروں کے خلاف سوویت یونین کی کامیابی سے قیادت کی۔

اسٹالن نے پرولتاری آمریت کے نظریے کے متعدد اہم مسائل کو حل کیا اوراس نظریے کو مزید ترقی دی۔اس نے کمیونسٹ پارٹی کے استحکام اوردفاع کے نظریے کو گہرا کرنے کے ساتھ ساتھ پرولتاریہ کے مجاہد عملے کی حیثیت سے اس کے اس قائدانہ کردار کے نظریے کو گہرا کیا جسے اسے طبقاتی جدوجہد کے ارتقاء میں، نظریے اور ثقافت کے میدان میں انقلاب کو گہرا کرنے اور عملی جامعہ پہنانے میں،اور مکمل سوشلسٹ سماج قائم کرنے میں، مستقل ادا کرنا چاہیے۔اسٹالن نے سوشلزم کی تعمیر کے بارے میں سائنسی سوشلزم کے نظریے کو مزید ترقی دی۔ یہ وہی تھا جس نے قومی سوال اور زبان کی سائنس کے نظریے پرمارکسی-لیننی نظریے کو ترقی دی اوراس کی تشریح کی۔ اسٹالن نے بڑی خوبی سے لیننی وراثت کا دفاع کیا۔ وہ عالمی کمیونسٹ تحریک اورپرولتاری دنیا کا تسلیم شدہ رہنما تھا۔

مارکس، اینگلز، لینن اوراسٹالن نے نظریے اور عمل کے میدان میں کسی بنیادی سوال پر کوئی غلطی نہیں کی۔ جہاں ان سے غلطیاں یاغلط فیصلے ہوئے انہوں نے خود تنقیدیت کے ذریعے انہیں درست کیا۔

کیا یہی بات ماؤزے تنگ کے بارے میں بھی کہی جاسکتی ہے؟ کیا واقعی اس نے مارکسزم-لیننزم کو ترقی دی اور اسے نئی بلندی عطا کی؟ یا کیا اس نے بھی خود تنقیدیت کے زریعے اپنے ان غلط تصورات کو درست کیا جو اس کے معاملے میں بنیادی اہمیت کے حامل تھے؟ آیئے اس سوال کے جواب کے لیے مزید تفصیلات میں چلیں:

2۔ کیا ماؤزے تنگ نے پرولتاریہ کی آمریت کے تحت انقلاب کو جاری رکھنے کے نظریے کو ترقی دی؟

پرولتاریہ کی آمریت کے استحکام اور دفاع کے بارے میں ماؤزے تنگ کے خیالات کو عام طور پر مارکسزم-لیننزم کی مزید ترقی میں اس کی سب سے بڑی خدمت سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ، مثال کے طور پر، چینی کمیونسٹ پارٹی اپنی نویں (9) کانگریس کی رپورٹ میں بیان کرتی ہے کہ:

"بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کے نظریے اور عمل میں پہلی بار یہ صاف طور پر ثابت ہوا کہ ذرائع پیداوار کی ملکیت کے نظام کی سوشلسٹ تبدیلی کی بنیادی تکمیل کے بعد، طبقے اور طبقاتی جدوجہد ہنوز موجود رہتے ہیں اور اس لیے پرولتاریہ کے لیے ضروری ہے کہ انقلاب کو جاری رکھے۔

جس چیز کو یہاں ماؤزے تنگ سے منسوب کیا جا رہا ہے اسے مارکس، اینگلز، لینن اور اسٹالن پہلے ہی دریافت کر چکے تھے اور ترقی یافتہ بنا چکے تھے۔ ہم صرف ایک ہی مثال دینا کافی سمجھتے ہیں: 25

نومبر 1936ء میں اسٹالن نے سوویت یونین کے آئینی مسودے پر اپنی معروف تقریر کی تھی۔ اپنی تقریر میں اس نے سوویت یونین کی زندگی میں 1924ء سے 1936ء کے عرصے کے دوران ہونے والی تبدیلیوں کا ذکر کیا جو نیا آئین بنانے کا تقاضا کرتی تھیں۔ اس نے کہا:

"لہذا، سوشلسٹ نظام کی مکمل فتح اب قومی معیشت کے ہر دائرے میں حقیقت بن چکی ہے۔ لیکن اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ انسان کے ہاتھوں انسان کا استحصال ختم ہو گیا ہے، جڑ سے اکھڑ گیا ہے، اور ذرائع اور آلات پیداوار کی سماجی ملکیت نے ہمارے سوویت سماج میں خود کو ناقابل جنبش بنیاد کے طور پر قائم کر لیا ہے۔۔۔ سوویت یونین کی معیشت میں ان تبدیلیوں کی مطابقت میں ہمارے سماج کا طبقاتی ڈھانچہ بھی تبدیل ہو گیا ہے۔ جیسا کہ خوب معلوم ہے، خانہ جنگی کے فتحیاب اختتام کے ساتھ زمیندار طبقے کو پہلے ہی جڑ سے اکھاڑا جا چکا تھا۔ جہاں تک استحصالی طبقوں کا تعلق ہے تو انہوں نے بھی زمینداروں جیسی قسمت کا سامنا کیا۔ صنعت میں سرمایہ دار طبقہ ختم ہو چکا۔ زراعت میں کلاک (امیر کسان) طبقہ ختم ہو چکا۔ اجناس کی گردش کے میدان سے سٹے باز اور تاجر ختم ہو چکے۔ تمام استحصالی طبقوں کو جڑ سے اکھاڑ دیا گیا ہے۔ صرف محنت کش طبقہ باقی بچا ہے۔ جو باقی بچا ہے وہ کسان طبقہ ہے۔ جو باقی بچا ہے وہ دانشوروں کی پرت ہے۔"[3]

چنانچہ، اسٹالن نے استحصالی طبقوں کے خاتمے کے بعد بھی، ذرائع اور آلات پیداوار کی سوشلسٹ ملکیت کے تسلط کے بعد بھی، صاف طور پر طبقوں کی موجودگی کو فرض کیا ہے۔ استحصالی طبقوں کے خاتمے کا

مطلب ہر گز تمام طبقوں کا خاتمہ یا طبقاتی جدوجہد کا مدہم، سست یا ختم ہو جانا نہیں ہے۔مارچ 1937ء میں اپنے مقالے "پارٹی کے کام کے نقائص کے بارے میں" میں اسٹالن نے واضح طور پر (طبقاتی جدوجہد کے خاتمے کے)اس نظریے کی مخالفت کی ہے۔ وہ کہتا ہے:

"اس کاہل نظریے کو لازمی طور پر توڑ پھوڑ کر ایک طرف پھینک دینا چاہیے کہ ہماری ہر پیش قدمی کے ساتھ طبقاتی جدوجہد لازمی طور پر زیادہ سے زیادہ ختم ہو رہی ہے، کہ جوں جوں ہم کامیابیاں حاصل کرتے جارہے ہیں، ہمارا طبقاتی دشمن زیادہ سے زیادہ سدھرتا جارہا ہے۔ یہ نظریہ نہ صرف نکما بلکہ مہلک بھی ہے کیونکہ یہ ہمارے لوگوں کو سلانے کا کام کرتا ہے، انہیں اپنے جال میں پھنساتا ہے، جبکہ طبقاتی دشمن کو یہ موقع دیتا ہے کہ وہ سوویت اقتدار کے خلاف جدوجہد کے لیے اپنی قوتوں کو یکجا کرے ۔اس کے برعکس، ہم جتنا زیادہ آگے بڑھتے ہیں، ہم جس قدر زیادہ کامیابی حاصل کرتے ہیں، منتشر استحصالی طبقوں کی باقیات کا غیض و غضب اسی قدر زیادہ ہو گا، وہ طبقاتی جدوجہد کی تند و تیز شکلوں سے اسی قدر زیادہ رجوع کریں گے، وہ سوویت ریاست سے اسی قدر زیادہ دغابازی کریں گے، وہ برباد ہوتے لوگوں کے آخری ذرائع کے طور پر جدوجہد کے خطرناک ترین ذرائع سے اسی قدر زیادہ رجوع کریں گے۔ یہ بات ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ سوویت یونین میں منتشر طبقوں کی باقیات تنہا نہیں ہیں۔ انہیں سوویت یونین کی سرحدوں سے باہر موجود ہمارے دشمنوں کی براہ راست مدد حاصل ہے۔ یہ سمجھنا ایک غلطی ہوگی کہ طبقاتی جدوجہد کا دائرہ سوویت یونین کے علاقے تک محدود ہے۔ اگر ایک طرف طبقاتی جدوجہد سوویت یونین کے اندر واقع ہوتی ہے تو دوسری طرف یہ اس کے ارد گرد موجود سرمایہ دارانہ

ریاستوں تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ بات منتشر طبقوں کی باقیات کو معلوم ہے۔ اور چونکہ وہ یہ جانتی ہیں اس لیے وہ مستقبل میں اپنی بیتاب پیش رفتوں کو جاری رکھیں گی۔ تاریخ ہمیں یہ سکھاتی ہے۔ لینن ہمیں یہ سکھاتا ہے۔"[4]

اسٹالن کی قیادت میں سوویت یونین میں پرانے استحصالی طبقوں کی باقیات کے خلاف، زوال پذیر عناصر کے خلاف، سامراجی ہرکاروں کے خلاف، طبقاتی جدوجہد جاری رکھی گئی۔ سوشلسٹ سوویت یونین کے لیے یہ جدوجہد نہایت ضروری تھی۔ استحصالی طبقوں کے خاتمے کے بعد بھی طبقاتی جدوجہد کو جاری رکھے بغیر سوویت یونین میں پرولتاریہ کی آمریت کو قائم نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ اس کے بغیر اسٹالن کی زندگی میں ہی اسے کمزور کیا جا سکتا تھا یا اس کا تختہ الٹا جا سکتا تھا یا یہ ہٹلر کے فاشزم کے حملوں سے منہدم ہو سکتی تھی۔ لہذا، یہ دعوی کہ ماؤزے تنگ وہ پہلا شخص تھا جس نے یہ ادراک کیا کہ پرولتاریہ کی آمریت کے تحت بھی انقلاب کو (طبقاتی جدوجہد کو) لازما جاری رہنا چاہیے، تاریخ کو صریحا جھٹلانے کے مترادف ہے۔

دراصل، چینی کمیونسٹ پارٹی نے تو پہلے پہل اسٹالن پر اس لیے واضح تنقید کی تھی کیونکہ اس نے کہا تھا کہ استحصالی طبقوں کے خاتمے کے بعد بھی طبقاتی جدوجہد شدید تر ہوگی اور عوام کو چاہیے کہ وہ پارٹی کی قیادت میں اسے دلجمعی اور تندہی کے ساتھ ضرور جاری رکھے۔ مثال کے طور پر، چینی کمیونسٹ پارٹی کا 1956ء کا ایک بنیادی آرٹیکل یہ کہتا ہے:

"حالانکہ استحصالی طبقوں کے خاتمے اورردانقلابی قوتوں کی بنیادی تباہی کے بعد، پرولتاریہ کی آمریت کو ہنوز ردانقلابی عناصر سے نپٹنا ہوتا ہے، تاہم بنیادی حملہ بیرونی سامراج کی جارحانہ قوتوں پر کرنا چاہیے۔"

"طبقوں کے خاتمے کے بعد، اس بات پر زور نہیں دینا چاہیے تھا کہ طبقاتی جدوجہد شدید ہورہی تھی، جیسا کہ اسٹالن نے کیا، اوراس کے نتیجے میں سوشلسٹ جمہوریت کی صحتمندانہ ترقی میں رکاوٹ پڑی۔ سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی اس معاملے میں اسٹالن کی غلطیوں کو درست کرنے میں بالکل ٹھیک تھی۔"[5]

اگر چینی کمیونسٹ پارٹی نے طبقاتی جدوجہد کے تحلیل ہوجانے کے بارے میں خروشچیف کے ترمیم پسند نظریے کی پیروی کی تو بعد میں سوشلزم کے تحت طبقاتی جدوجہد کے بارے میں ماؤزے تنگ کے خیالات بھی فیصلہ کن نکات پر مارکسزم-لیننزم کی ترمیم پر مبنی تھے۔

ماؤزے تنگ کو یقین تھا کہ سوشلزم کے پورے تاریخی دور میں نہ صرف مزدور طبقہ اور کسان طبقہ موجود رہے گا بلکہ سرمایہ دار طبقہ بھی؛ یا کم از کم اس نے یہ فرض کیا کہ سوشلزم میں سرمایہ دار ایک طبقے کے طور پر طویل عرصے تک موجود رہیں گے۔

اپنی تقریر "دس عظیم رشتوں کے بارے میں" اوراپنی تصنیف "عوام کے مابین تضادات سے درست

طریقے سے نپٹنے کے بارے میں "میں ماؤزے تنگ نے کمیونسٹ پارٹی کے متوازی "جمہوری پارٹیوں" کی موجودگی کے مسائل کی بھی بات کی۔ اس نے واضح طور پر ان پارٹیوں کو سرمایہ داروں اور پیٹی بورژوازی کی پارٹیاں قرار دیا اور ان کے حوالے سے "باہمی تعاون اور طویل المعیاد بقائے باہمی" کی بات کی۔ مثال کے طور پر اپنی تصنیف "عوام کے مابین درست تضادات سے نپٹنے کے بارے میں" میں وہ کہتا ہے:

"طویل المعیاد بقائے باہمی کا تصور طویل عرصے سے موجود ہے، لیکن پچھلے سال میں، جب سوشلسٹ اقتدار بنیادی طور پر قائم ہو گیا، تب یہ نعرہ واضح اور بالکل ٹھیک طور پر تشکیل ہوا اور اس کا اعلان کیا گیا۔ یہ کیوں ضروری ہے کہ مزدور طبقے کی پارٹی کے ساتھ ساتھ سرمایہ داروں اور پیٹی بورژوازی کی پارٹی کو طویل عرصے تک موجود رہنے کی اجازت دی جائے؟ کیونکہ ہمارے پاس طویل عرصے تک ان تمام پارٹیوں کے ساتھ مل جل کر نہ رہنے کا کوئی جواز نہیں جو سوشلزم کے مقصد سے حقیقتاً لوگوں کو متحد کرنے کی کوشش کر رہی ہیں اور جنہیں لوگوں کا اعتماد حاصل ہے۔۔۔ جو خاکہ یہاں بیان کیا گیا ہے وہ مختلف پارٹیوں کے ساتھ طویل المعیاد بقائے باہمی کے امکان کی سیاسی بنیاد ہے۔ کمیونسٹ پارٹی اور جمہوری پارٹیوں کے ساتھ طویل مدتی بقائے باہمی - یہ ہماری خواہش ہے اور یہی ہماری پالیسی بھی ہے۔ یہ جمہوری پارٹیاں طویل عرصے قائم رہیں گی یا نہیں اس کا انحصار نہ صرف کمیونسٹ پارٹی کی یکطرفہ خواہش پر ہے بلکہ اس بات پر بھی کہ آیا وہ لوگوں کا بھروسہ حاصل کر پاتی ہیں یا نہیں۔ مختلف پارٹیوں کا ایک دوسرے پر کنٹرول بھی ایک طویل عرصے سے موجود رہا ہے۔ یہ پارٹیوں کے مابین باہمی تبادلہ خیال اور باہمی تنقید کی شکل میں ہے۔ باہمی کنٹرول، جو یقیناً یکطرفہ معاملہ نہیں ہے، اس کا مطلب

یہ ہے کہ کمیونسٹ پارٹی جمہوری پارٹیوں کو کنٹرول کر سکتی ہے اور جمہوری پارٹیاں بھی کمیونسٹ پارٹی کو کنٹرول کر سکتی ہیں۔ جمہوری پارٹیوں کو کمیونسٹ پارٹی کو کنٹرول کرنے کی اجازت کیوں دی جاتی ہے؟ کیونکہ ایک پارٹی کے لیے اورایک فرد کے لیے بھی یہ بہت ضروری ہے کہ مخالفین کی رائے سنے۔۔۔ چنانچہ ہمیں امید تھی کہ تمام جمہوری پارٹیاں نظریاتی اصلاح پر توجہ دیں گی اور کمیونسٹ پارٹی کے ساتھ طویل مدتی بقائے باہمی اور باہمی کنٹرول کے لیے کام کریں گی تاکہ نئے سماج کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے"۔[6]

سب سے پہلے تو ہم اس بات سے انکار نہیں کریں گے کہ اصولی طور پر ایک سوشلسٹ ملک میں سرمایہ دارانہ پارٹیاں عارضی طور پر موجود ہو سکتی ہیں۔ یہ ہر ملک میں انقلاب کے ٹھوس حالات پر منحصر ہے۔ مثلاً، ایک ایسے ملک میں یہ بات درست ہو سکتی ہے جو انقلاب کے دو مرحلوں سے گزر رہا ہو، یعنی سامراج مخالف اور سوشلسٹ انقلاب، جہاں سرمایہ دارانہ پارٹیاں سامراج مخالف جدوجہد میں شریک ہوتی ہیں۔ دوسری جانب، البانیہ کے تجربے سے ہم یہ بات جانتے ہیں کہ عوامی اقتدار کے قیام کے بعد وہاں موجود ٹھوس حالات کی وجہ سے وہاں کوئی سرمایہ دارانہ پارٹی نہیں تھی[7]۔ ہم تفصیلی طور پر یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ چین میں سرمایہ دارانہ پارٹیوں کو موجودگی کا حق کس حد تک تھا۔ بہرحال، اگر سوشلسٹ اقتدار کو قائم کرنا ہے، جیسا کہ ماؤزے تنگ نے 1957ء میں چین کے بارے میں کہا، تو پھر یہ بات مکمل طور پر غلط ہے کہ سرمایہ داروں اور سرمایہ دارانہ پارٹیوں کے ساتھ بقائے باہمی کی اور باہمی کنٹرول کی پالیسی کی تشہیر کی جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔

"طویل مدتی بقائے باہمی" کی پالیسی، جس کا مقصد سرمایہ دارانہ پارٹیوں کو "لوگوں کا اعتماد جیتنے" کی اجازت دینا ہو، سوشلزم کی تعمیر میں مددگار نہیں ہوتی بلکہ سرمایہ داری کی بحالی یا ترقی کے کام آتی ہے۔ چنانچہ، "طویل مدتی بقائے باہمی" یا "باہمی کنٹرول" کا مطلب (قومی) سرمایہ داروں اور پرولتاریہ کے درمیان طبقاتی تعاون کے سوا کچھ نہیں۔ اس کے برعکس، درست مارکسی-لیننی پالیسی یہ ہے کہ سوشلزم کی تعمیر کے دوران جدوجہد میں تمام حلقوں میں کمیونسٹ پارٹی کے قائدانہ کردار کو مضبوط کیا جائے اور انقلاب کو گہرا کیا جائے، اور سرمایہ دارانہ پارٹیوں کو اپنے وجود کے حق سے محروم کرنے کے لیے لڑا جائے، کم از کم اس حد تک کہ سرمایہ دار ایک طبقے کے طور پر اپنا وجود کھو دیں۔ اگر یہ سرمایہ دار پارٹیاں موجود رہیں گی تو یہ سرمایہ دار طبقے کی باقیات کی لڑاکا تنظیموں کے طور پر پرولتاریہ کی آمریت کے خلاف برسرپیکار رہیں گی۔ ان پارٹیوں کی "طویل المدتی" موجودگی کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں کہ سرمایہ داروں کو ایک طبقے کے طور پر طویل عرصے تک موجود رہنے دیا جائے۔ ماؤزے تنگ کے اس خطرناک خیال کے پیچھے موجود تصور یہ ہے کہ سرمایہ دار سوشلزم کی تعمیر کو نہ صرف قبول کریں گے بلکہ اس کی مدد کریں گے۔ ماؤزے تنگ اکثر خود بھی یہ خیال ظاہر کیا کرتا تھا۔ مثلاً، وہ کہتا ہے:

"پرانے سماج کے سرمایہ دار اور دانشور عناصر اپنی کثیر اکثریت میں حب الوطنی کی ذہنیت رکھتے ہیں۔ وہ سوشلسٹ مادر وطن کی خدمت پر تیار ہیں جو ہر روز پھل پھول رہی ہے، اور وہ یہ جانتے ہیں کہ اگر انہوں

نے سوشلزم سے اور کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں موجود مزدوروں سے منہ موڑا تو کوئی ان کا ساتھ نہیں دے گا اور ان کے سامنے کوئی مستقبل نہیں ہو گا۔"[8]

یہ سرمایہ داروں کے طبقاتی کردار کے بارے میں مکمل طور پر غلط اندازہ ہے۔ سرمایہ دار طبقہ یا سرمایہ دار عناصر اپنے لیے زبردست ترقی کے مواقع سوشلزم میں نہیں بلکہ سرمایہ داری کی ترقی میں دیکھتے ہیں، اور اس مقصد کے حصول کے لیے وہ کمیونسٹ پارٹی کے زوال پذیر عناصر یا پھر سامراج پر انحصار کرتے ہیں۔ سرمایہ دار سوشلزم کی زبانی کلامی تعریف کر سکتے ہیں یا طاقت کے نئے توازن کی وجہ سے وہ اس کے خلاف کھلی مزاحمت سے خود کو عارضی طور پر دور رکھ سکتے ہیں لیکن در حقیقت وہ ہمیشہ سرمایہ داری کے قیام کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے نہ کہ سوشلزم کے قیام کے لیے۔

ماؤزے تنگ کے کئی بیانات سے یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ اس کے ذہن میں غالباً سوشلزم کے پورے تاریخی دور کے لیے مزدوروں اور سرمایہ داروں کی بقائے باہمی کا تصور تھا جس کی اس نے تشہیر کی۔ مثلاً، اپنی تقریر "دس عظیم رشتوں کے بارے میں" میں وہ کہتا ہے:

"کمیونسٹ پارٹی اور جمہوری پارٹیاں تاریخ کی پیداوار ہیں۔ تاریخ میں جو چیز وجود میں آتی ہے وہ تاریخی عمل میں معدوم بھی ہو جاتی ہے۔ لہذا، ایک دن کمیونسٹ پارٹی بھی غائب ہو جائے گی، اور جمہوری پارٹیوں کے لیے بھی معاملہ اس سے مختلف نہیں ہو گا۔"[9]

ماؤزے تنگ کمیونسٹ پارٹی اور جمہوری پارٹیوں کے وجود میں آنے یا ختم ہو جانے کے سوال کو مزدور طبقے کے نقطہ نظر سے نہیں دیکھتا۔ سرمایہ داروں کی پارٹیوں کے وجود کے حالات اس وقت ختم ہو جاتے ہیں جب ایک طبقے کے طور پر انہیں تحلیل کر دیا جاتا ہے، جبکہ کمیونسٹ پارٹی کی تحلیل ایک قطعی مختلف معاملہ ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کا تاریخی فریضہ تب ختم ہو گا اور یہ غائب ہو جائے گی جب مزدور آمریت کے تمام فرائض پورے ہو جائیں گے، جب کمیونزم کے لیے، غیر طبقاتی سماج کے لیے، حالات پیدا ہو جائیں گے۔

سوشلزم کے پورے تاریخی دور کے بارے میں نہ سہی لیکن کم از کم طویل عرصے تک ایک طبقے کے طور پر سرمایہ داروں کے موجودگی کے بارے میں ماؤزے تنگ کے خیالات بہت خطرناک ہیں۔ نہ صرف نظریاتی اعتبار سے بلکہ عملی طور پر بھی یہ بات مکمل طور پر ناقابل فہم ہے کہ سرمایہ داروں کو ایک طبقے کے طور پر تباہ کیے بغیر اور ایک طبقے کے طور پر اس کی وجود کی بنیادوں سے اسے محروم کیے بغیر سوشلزم قائم کیا جا سکتا ہے اور کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ جب تک سرمایہ دار ایک طبقے کے طور پر (صرف عناصر کی حیثیت سے نہیں) موجود رہیں گے تب تک سوشلسٹ سماجی نظام کی فتح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک طبقے کے طور پر سرمایہ داروں کی موجودگی کی شرط یہ ہے کہ انسان کے ہاتھوں انسان کا استحصال موجود رہے، ذرائع پیداوار کی نجی ملکیت موجود رہے، خواہ کسی بھی شکل میں، تاکہ استحصال کیا جا سکے۔ لہذا، ہم دیکھتے ہیں کہ ماؤزے تنگ اس بارے میں ایک ناقابل حل تضاد میں پھنسا ہوا ہے۔ اس نے یہ فرض کیا کہ سرمایہ داروں کو ایک طبقے کے طور پر تباہ کیے بغیر سوشلزم تعمیر کرنا ممکن

ہے، اس کے ذہن میں پرولتاریہ اور سرمایہ دار کے درمیان بقائے باہمی کا تصور موجود تھا۔ لیکن حقیقت میں یہ دونوں طبقے ابتداء سے ہی ایک دوسرے کے مخالف ہیں اوران کے درمیان تضاد مخاصمانہ (ناقابل حل) تضاد ہے۔ انقلاب کی فتح کے بعد، پرولتاریہ طبقہ اپنی پارٹی کی قیادت میں اوراپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر اپنی آمریت قائم کرتا ہے تاکہ اقتدار سے بیدخل کیے گئے استحصالی طبقوں کو دوبارہ پٹڑی پر نہ چڑھنے دے، ان پر ہر طرف سے حملہ کرے، طبقوں کی حیثیت سے انہیں ختم کردے، اورانہیں ان کے وجود کی بنیاد سے محروم کردے۔

یقینا، چینی انقلاب سامراج مخالف جمہوری انقلاب اور سوشلسٹ انقلاب کے دو مرحلوں سے گزرا اوراس میں سامراج مخالف جدوجہد میں حصہ لینے والے سرمایہ داروں (قومی سرمایہ داروں) سے برتاؤ کے حوالے سے کچھ خصوصیات رہی ہیں۔ یہ بھی واضح ہے کہ قومی سرمایہ داروں کو ایک ہی ہلے میں تباہ نہیں کیا جاسکتا۔ حتی کہ سوویت یونین اورالبانیہ میں بھی فورا ایسا کرنا ممکن نہیں تھا۔ سرمایہ داروں کو عارضی طورپر رعایتیں بھی دی جاسکتی ہیں، جیسا کہ مثال کے طورپر سوویت یونین میں "نئی اقتصادی پالیسی(NEP)" کے مرحلے میں ہوا۔ لیکن ان سب باتوں سے یہ حقیقت نہیں بدلتی کہ سوشلزم کی تعمیر سرمایہ داروں کو ایک طبقے کی حیثیت سے ختم کرنے کا، استحصال کے نظام کو ختم کرنے کا، تقاضا کرتی ہے۔

3۔ استحصالی طبقوں کے خاتمے کے بعد بھی طبقاتی جدوجہد جاری رہتی ہے

استحصالی طبقوں کے خاتمے کے بعد استحصالی طبقوں کی باقیات ہنوز موجود رہتی ہیں جن میں بیرونی دشمن، سامراجی وغیرہ شامل ہوتے ہیں جو ہر طرح سے سوشلسٹ نظام کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نئے سرمایہ دار عناصر بھی پیدا ہوسکتے ہیں، جو سوشلزم کے لیے بڑا خطرہ ہیں۔ پرانے سماج کے پیدائشی نشان لوگوں کے شعور میں طویل عرصے موجود رہیں گے۔ "سرمایہ دارانہ قانون" ہنوز موجود رہتا ہے، اسی طرح شہر اور دیہات کا فرق، ذہنی اور جسمانی محنت کا فرق، وغیرہ۔ اجناس کی پیداوار بھی موجود ہوتی ہے۔ یہ تمام چیزیں مخاصمانہ اور غیر مخاصمانہ تضادوں کی موجودگی کی بنیاد ہیں جو دونوں ہی ایک دوسرے کے متوازی موجود رہتے ہیں جب استحصالی طبقوں کا طبقوں کی حیثیت سے خاتمہ کیا جا چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ، پرولتاریہ کی آمریت کے استحکام اور دفاع کی ہمہ پہلو اور مستقل جدوجہد زنجیر کی وہ فیصلہ کن کڑی ہے جو سرمایہ داری کو بحال ہونے سے روکتی ہے۔ دوسری جانب اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ سوشلزم کے تاریخی دور کے دوران طویل عرصے تک سرمایہ دار ایک طبقے کی حیثیت سے مسلسل موجود رہیں گے تو طبقاتی دشمنوں کے خلاف جدوجہد ناگزیر طور پر کمزور ہوگی اور ہمہ پہلو نہیں ہوگی، پرولتاریہ کی آمریت ناگزیر طور پر کھوکھلی ہوگی اور اس کی تباہی کا سنگ بنیاد رکھ دیا جائے گا۔ ماؤزے تنگ نے پرولتاریہ اور سرمایہ دار کے درمیان تضاد کو غیر مخاصمانہ تضاد کی حیثیت سے پیش کیا۔ عوامی جمہوریہ چین کے قیام کے بعد، ماؤزے تنگ نے اعلان کیا کہ اب سرمایہ دار اور مزدور کے درمیان تضاد بنیادی تضاد بن گیا ہے۔ اس نے کہا:

"زمیندار طبقے اور بیوروکریٹک سرمایہ داروں کا تختہ الٹ دیے جانے کے بعد، مزدور طبقے اور قومی سرمایہ

دار کے درمیان تضاد چین میں بنیادی تضاد بن چکا ہے۔لہذا، اب قومی سرمایہ دار کا تعین دوغلے رجحان والے طبقے کے طور پر نہیں کرنا چاہیے۔"[10]

دوسری جانب، 1957ء میں اپنے مقالے "عوام کے مابین تضادات سے درست انداز سے نپٹنے کے بارے میں" میں ماؤزے تنگ نے دوبارہ لکھا:

"ہمارے ملک میں مزدور طبقے اور قومی سرمایہ دار کے درمیان تضاد عوام کے مابین تضادات سے تعلق رکھتا ہے۔ مزدور طبقے اور قومی سرمایہ دار کے درمیان طبقاتی جدوجہد عمومی طور پر عوام کے اندر طبقاتی جدوجہد سے تعلق رکھتی ہے، کیونکہ ہمارے ملک میں قومی سرمایہ دار دوغلا رجحان رکھتا ہے۔ سرمایہ دارانہ جمہوری انقلاب کے دور میں، قومی سرمایہ دار ایک طرف تو انقلابی تھا اور دوسری طرف سمجھوتے کی جانب جھکاؤ رکھتا تھا۔ سوشلسٹ انقلاب کے دور میں، ایک طرف یہ منافع کے لیے مزدور طبقے کا استحصال کرتا ہے، مگر بیک وقت یہ آئین کی حمایت کرتا ہے اور سوشلسٹ تبدیلی کو قبول کرنے پر تیار ہے۔ ۔۔ قومی سرمایہ دار اور مزدور طبقے کے درمیان تضاد، استحصال کرنے والے اور استحصال زدہ کے درمیان تضاد، اپنے آپ میں خود مخاصمانہ ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے ٹھوس حالات میں، اس مخاصمانہ طبقاتی تضاد کو غیر مخاصمانہ (تضاد) میں بدلا جا سکتا ہے اور اسے پر امن انداز سے حل کیا جا سکتا ہے اگر اسے ٹھیک طرح سے برتا جائے۔"[11]

چنانچہ، ماؤزے تنگ ایک فیصلہ کن نکتے پر مارکسزم-لیننزم میں ترمیم کرتا ہے اور طبقاتی مفاہمت کا مؤقف اپناتا ہے۔ یہ چیز ناقابل تصور ہے کہ سرمایہ دار، جو اس وقت چین میں ایک طبقے کی حیثیت سے موجود تھے، پرامن انداز سے سوشلزم میں منتقل ہو سکتے تھے۔ یہ ترمیم پسند نقطہ نظر ہے اور دراصل تمام تجربے کے تردید کرتا ہے۔ سرمایہ دار طبقہ اپنی تباہی سے بچنے کی خاطر پرولتاریہ کی آمریت کو شکست دینے کے لیے زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا ہے۔ یہ بات اس کی طبقاتی فطرت سے مطابقت رکھتی ہے۔ مزدوراور سرمایہ دار کے درمیان تضاد مخاصمانہ ہے۔ اسے "درست برتاؤ" کے زریعے غیر مخاصمانہ تضاد میں نہیں بدلا جا سکتا۔ یہ ترمیم پسند خیالات ہیں۔ دراصل، اس دعوے کے ساتھ، "سوشلزم میں پرامن منتقلی" اور "سرمایہ داروں کی پرامن انداز سے سوشلزم میں منتقلی" دونوں باتوں کے ممکن ہونے کا اعلان کیا جاسکتا ہے۔ "سرمایہ داروں کی سوشلزم میں منتقلی" کا یہ نظریہ جسے اس سے پہلے بخارن نے پیش کیا تھا، اسٹالن پہلے ہی تفصیل کے ساتھ اس کا پردہ فاش کر چکا تھا۔

اسٹالن نے کہا تھا: "بخارن کا نظریہ، پھر، ایسی حماقت تک لے جاتا ہے۔ شہروں اور دیہاتوں میں سرمایہ دار، امیر کسان اور رعایت یافتہ (تاجر) ترقی کر کے سوشلزم میں منتقل ہو جائیں گے--بخارن اس احمقانہ حد تک گر گیا ہے۔ نہیں، کامریڈز، ہمیں ایسے سوشلزم کی ضرورت نہیں۔ بخارن کو اسے اپنے پاس ہی رکھنے دیں۔ اب تک ہم مارکسی-لیننی یہ سوچتے ہیں کہ ایک طرف شہروں اور قصبوں میں سرمایہ داروں اور دوسری طرف مزدور طبقے کے درمیان مفادات کا ناقابل مفاہمت اختلاف ہے۔ طبقاتی جدوجہد کے مارکسی نظریے کی بالکل یہی بنیاد ہے۔ لیکن اب، سرمایہ داروں کے پرامن انداز سے ترقی کر کے

سوشلزم میں منتقل ہو جانے کے بخارن کے نظریے کے مطابق یہ سب الٹا ہو رہا ہے، استحصال کرنے والوں اور استحصال ذدہ لوگوں کے طبقاتی مفادات کا ناقابل مفاہمت اختلاف غائب ہو رہا ہے، استحصال کرنے والے ترقی کر کے سوشلزم میں داخل ہو رہے ہیں۔۔۔ تو پھر کوئی کس کے خلاف جدوجہد کرے، کوئی کس کے خلاف شدید ترین طبقاتی جدوجہد کرے، جب شہروں میں، دیہاتوں میں، سرمایہ دار ترقی کر کے پرولتاریہ کی آمریت کے نظام میں منتقل ہو رہے ہیں؟ پرولتاریہ کی آمریت سرمایہ دار عناصر کے خلاف ناقابل مفاہمت جدوجہد کرنے کے لیے، سرمایہ داروں کو مسلنے کے لیے اور سرمایہ داری کو جڑ سے اکھاڑنے کے لیے ضروری ہے۔ لیکن جب شہروں اور دیہاتوں میں سرمایہ دار، جب امیر کسان اور رعایت یافتہ (تاجر) سوشلزم میں ترقی کر رہے ہیں، تب کیا پرولتاریہ کی آمریت ہرگز ضروری ہے، اور اگر ضروری ہے، تو پھر کس طبقے کو دبانے کے لیے؟۔۔۔ دو میں سے ایک بات: یا تو سرمایہ داروں کے طبقے اور مزدور طبقے کے مفادات میں، جو کہ اقتدار حاصل کرے کے اپنی آمریت منظم کر چکا ہے، ناقابل مفاہمت ٹکراؤ ہے، یا پھر مفادات کا یہ ٹکراؤ موجود نہیں ہے، اور ایسا ہے تو پھر صرف ایک چیز بچتی ہے–طبقاتی مفادات کی ہم آہنگی کا اعلان کرنا۔ یا تو طبقاتی جدوجہد کا مارکسی نظریہ یا پھر طبقاتی مفادات کی ہم آہنگی کا نظریہ۔ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ برینٹانو یا سڈنی ویب جیسے "سوشلسٹ" سوشلزم کی سرمایہ داری میں اور سرمایہ داری کی سوشلزم میں منتقلی کی تبلیغ کرتے ہیں کیونکہ یہ "سوشلسٹ" درحقیقت سوشلسٹ مخالف، سرمایہ دار لبرل ہیں۔ لیکن کوئی اس شخص کو نہیں سمجھ سکتا جو مارکسی ہونے کا خواہشمند ہے مگر بیک وقت اس نظریے کو پرچار بھی کرتا ہے کہ سرمایہ دار طبقہ سوشلزم میں منتقل ہو جائے گا۔"[12]

سرمایہ داروں اور مزدوروں کے درمیان مخاصمانہ تضاد کی "درست برتاؤ" کے ذریعے غیر مخاصمانہ تضاد میں تبدیلی اوراس تضاد کو پرامن انداز سے (طبقاتی جدوجہد کے بغیر) حل کرنے کے بارے میں ماؤزے تنگ کے خیالات بخارن کے ترمیم پسند نظریے سے بہت قریب ہیں۔ "درست برتاؤ" کا کیا مطلب ہے؟ ظاہر ہے اس کا مطلب سرمایہ داروں کا تحفظ کرنا ہے، اس کا مطلب ہے کہ ان کے خلاف اور سوشلزم کے تمام دشمنوں کے خلاف ہر سمت میں جدوجہد آگے نہ بڑھائی جائے، بلکہ انہیں یہ موقع دیا جائے کہ وہ اپنی قوتوں کو یکجا کریں اوراپنی حالت کو مستحکم کریں۔ ماؤزے تنگ کو امید تھی کہ ماسوائے چند ردانقلابیوں کے، سرمایہ داروں کو تربیت، تعلیم نو اور نظریاتی جدوجہد کے ذریعے سوشلزم کے حامیوں میں بدلا جاسکتا ہے۔

ماؤزے تنگ کا مرکزی انحراف اس حقیقت پر مبنی ہے کہ اس نے سوشلسٹ انقلاب کے مرحلے پر قومی سرمایہ دار کو طبقاتی دشمن سمجھنے کے بجائے ایک اتحادی سمجھا۔ لہذا، اس نے قومی سرمایہ دار کو عوام میں شمار کیا اور صاف طور پر کہا:

"(پرولتاریہ) آمریت کے نظام کا اطلاق عوام کے اندر نہیں ہوتا۔ **عوام خود پر آمریت مسلط نہیں کرسکتے، نہ ہی عوام کا ایک حصہ (مزدور) عوام کے دوسرے حصے (سرمایہ دار) پر ایسا کرسکتا ہے۔**"[13]

دوسرے لفظوں میں یہ کہ پرولتاریہ کو قومی سرمایہ دار کو، جنہیں ماؤزے تنگ عوام کا حصہ کہتا ہے، دبانا

نہیں چاہیے۔ماؤزے تنگ کے یہ خیالات نہ صرف تاریخی الجھن کے حامل ہیں بلکہ انہوں نے اس کی زندگی میں چین میں سوشلزم کی تعمیر کے سوال کے حوالے سے بھی ناگزیر طور پر فیصلہ کن اثرات ڈالے ہوں گے۔ حالانکہ آج ہم تفصیل کے ساتھ ان کا جائزہ نہیں لے سکتے، لیکن یہ بات پہلے ہی بالکل صاف ظاہر ہے کہ پرولتاریہ کی آمریت کے استحکام اور دفاع کی جدوجہد لینن کے تقاضوں کے مطابق اور اس طرح نہیں کی گئی جیسے لینن کے تحت یا اسٹالن کی قیادت میں سوویت یونین میں:

"پرولتاریہ کی آمریت نئے طبقے کی زیادہ طاقتور طبقے کے خلاف، سرمایہ داروں کے خلاف، سب سے زیادہ فدائی اور سفاک جنگ ہے جس کی مزاحمت اقتدار سے بیدخلی کے بعد دس گنا بڑھ گئی ہے۔"[14]

"پرولتاریہ کی آمریت پرانے سماج کی روایتوں اور قوتوں کے خلاف ایک کٹھن جدوجہد ہے، خونی اور بے خون، پر تشدد اور پر امن، فوجی اور معاشی، تعلیمی اور انتظامی۔"[15]

اس کے برعکس ماؤزے تنگ کا طبقاتی دشمنوں کے جانب رویہ لبرل تھا۔ اپنی تقریر "دس عظیم رشتوں کے بارے میں" اور اپنی تصنیف "عوام کے مابین تضادات سے درست انداز سے نپٹنے کے بارے میں" اس نے پارٹی کا فریضہ یہ طے کیا کہ ردانقلابیوں کے خلاف جدوجہد کو کمزور کیا جائے، پر تشدد انداز سے انہیں دبانے اور کچلنے کے طریقوں اور شکلوں کو تعلیم نو اور نظریاتی جدوجہد کی عمومی شکلوں میں بدلا جائے۔ حالانکہ پارٹی سے باہر موجود ردانقلابیوں کے لیے اس نے سزائے موت کے حق کو درست تسلیم

کیا، لیکن پارٹی اور ریاستی اداروں کے اندر ملنے والے رد انقلابیوں کے بارے میں اس کا رویہ یہ تھا کہ ان میں کوئی ایک بھی اس کا سزاوار نہیں خواہ اس نے کتنے ہی سنگین جرائم کیوں نہ کیے ہوں۔ اس چیز کو سوشلزم کے دشمن اور رد انقلابی (عناصر) پارٹی میں شامل ہونے کی حوصلہ افزائی کے طور پر لے سکتے تھے۔[16]

یہ دلیل دی جاسکتی ہے کہ آگے چل کر ماؤزے تنگ نے قومی سرمایہ داروں کے بارے میں اپنے طبقاتی مفاہمت کے خیالات کو عمل میں درست کیا اور چین میں قومی سرمایہ دار کو ایک طبقے کی حیثیت سے تحلیل کر دیا۔ لیکن یہ اعتراض درست نہیں ہے۔ اعداد و شمار کو دیکھا جائے تو یوں لگے گا کہ ایک طبقے کی حیثیت سے سرمایہ دار تقریبا ختم ہو گئے تھے[17]۔ تاہم، اہم سوال یہ ہے کہ آیا واقعی ایسا ہوا یا یہ عمل صرف کاغذوں تک محدود تھا۔ یہ بات معلوم ہے کہ 1956ء میں فیکٹریوں کی مخلوط ریاستی- نجی اداروں میں تبدیلی کے بعد سرمایہ دار دس سال تک پانچ فیصد سود لیتے رہے۔ تاہم، یہ سود استحصال کی ایک شکل کے سوا کچھ نہیں تھا۔ اسی دوران سرمایہ داروں کو ریاست کی جانب سے مقرر کردہ ڈائریکٹر کے ساتھ تقریبا ہمیشہ ہی ڈائریکٹر کا عہدہ بھی ملتا رہا۔ ان سرمایہ داروں کو سود کے طور پر ملنے والے پیسے کے استعمال کے امکانات کیا تھے، انہیں کیا مراعات میسر تھیں، اس بارے میں ہمارے پاس مواد کم ہے۔ بہرحال، عوامی جمہوریہ چین کی گزشتہ پیپلز کانگریس میں یہ واضح ہو گیا کہ قومی سرمایہ دار اور سرمایہ دار پارٹیاں ہنوز موجود تھیں۔ سرمایہ داروں کے ان نمائندوں نے، مثلا " آزادی سے پہلے کے دنوں میں چین کے سب سے بڑے قومی سرمایہ دار" جنگ یجین، نے اس پیپلز کانگریس میں اس بات کی وضاحت کی کہ ماؤزے تنگ کی زندگی میں انہوں نے (چینی سرمایہ داروں نے) کتنا عظیم کردار ادا کیا[18]۔ مثلا، یہ سرمایہ

دار، جنگ یجین، 1950ء کی دہائی کی ابتداء سے نیشنل پیپلز کانگریس کا نائب اور چین کی عوامی سیاسی مشاورتی کانفرنس کی قومی کمیٹی کا رکن رہاہے۔ 1956ء میں شینزن ٹیکسٹائل کمپنی کی منتقلی کے بعد وہ اس کا جنرل مینیجر بنا، پھر جلد ہی شنگھائی کا ڈپٹی میئر اور 1959ء میں ٹیکسٹائل انڈسٹری کا نائب وزیر بن گیا[19]۔ ان حقائق کو جھوٹا کہہ کر مسترد نہیں کیا جا سکتا۔

ماؤزے تنگ محنت کے ذریعے سرمایہ داروں کے مزدور بن جانے کی بات کرتا ہے[20]۔ ہم پہلے ہی اس کے اس تخمینے کی نشاندہی ایک خطرناک فریب نظر کے طور پر کر چکے ہیں کہ چین میں سرمایہ دار سوشلزم کی مدد کریں گے۔ بظاہر یہ بھی ایک اسی طرح کا فریب نظر تھا کہ چین میں سرمایہ داروں نے خود کو مزدوروں میں بدل دیا تھا۔ اس کے بجائے معاملہ کچھ یوں لگتا ہے کہ "سوشلزم کی حمایت کرنے والے محنت کشوں" کے نقاب میں پرانے سرمایہ دار بہت سے معاملوں میں فیکٹریوں کے اصل مالک بن گئے تھے اور اکثر اپنی اس حیثیت میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے زوال پذیر عناصر کو اپنا شریک بناتے تھے، اور یہ کہ انہوں نے عوامی جمہوریہ چین کی عوامی تنظیموں اور ریاستی اداروں میں بااثر مقام حاصل کر لیا تھا۔ ہمارے پاس ماؤزے تنگ کی زندگی میں چین میں موجود حقیقی ملکیتی رشتوں کے بارے میں کوئی تفصیلی تحقیقی مطالعہ موجود نہیں ہے لیکن اس بات کی کچھ شہادت موجود ہے کہ اعداد و شمار میں بیان کیا جانے والا سرمایہ داروں کا خاتمہ صرف رسمی طور پر ہوا، حقیقت میں نہیں۔

ثقافت (کلچر) کے میدان میں بھی سرمایہ داروں کے ساتھ بقائے باہمی کے بارے میں ماؤزے تنگ کے

خیالات صاف ظاہر ہیں۔ ان کا اظہار اس قسم کے نعروں میں ہوتا ہے:"ہزاروں پھول کھلنے دو" اور" سینکڑوں مکاتیب فکر کو ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے دو"۔ اس بارے میں ماؤزے تنگ نے پروپیگنڈہ کے کام کے حوالے سے چینی کمیونسٹ پارٹی کی قومی کانفرنس میں اپنی تقریر میں اوراپنی تصنیف "عوام کے مابین تضادات سے درست انداز سے نپٹنے کے بارے میں" میں تفصیل سے بات کی تھی۔ دوسری باتوں کے علاوہ وہ یہ بھی کہتا ہے:

"کیا رائے کے آزادانہ اظہار کو پھلنے پھولنے کا موقع دینا چاہیے یا اسے دبا دینا چاہیے؟ یہ سیاسی عمل کا معاملہ ہے۔ یہ گائیڈ لائن کہ "ہزاروں پھول کھلنے دو، ہزاروں مکاتیب فکر کو مقابلہ کرنے دو" بنیادی ہے اوراس کا اطلاق عارضی نہیں، طویل المعیاد ہے۔"[21]

" یہ گائیڈ لائن کہ 'ہزاروں پھول کھلنے دو، ہزاروں مکاتیب فکر کو ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے دو' نہ صرف سائنس اورآرٹ کی ترقی کے لیے ایک اچھا طریقہ کار ہے بلکہ زیادہ بڑے پیمانے پر دیکھا جائے تو یہ تمام شعبوں میں ہمارے کام کے لیے ایک اچھا طریقہ ہے۔"[22]

"آراء کے اختلاف سے سچائی پیدا ہوتی ہے۔ یہ طریقہ ردمارکسزم کے زہر کے خلاف بھی کارآمد ہے کیونکہ مارکسزم صرف ردمارکسزم کے خلاف جدوجہد میں ہی ترقی کرتا ہے۔"[23]

"سرمایہ داروں اور پیٹی بورژوا طبقے کی آئیڈیالوجی کا اظہار بھی یقیناً ہو گا۔ یہ ہر طرح سے اپنا اظہار سیاسی اور نظریاتی سوالوں میں کرے گی۔ اسے سطح پر ابھر آنے سے ، اپنا اظہار کرنے سے،روکنا ناممکن ہے۔ہم اسے سطح پر ابھر آنے سے روکنے کے لیے دباؤ ڈالنے کے طریقے استعمال نہیں کرنا چاہتے، لیکن ہم چاہتے ہیں کہ یہ روشنی میں آجائے:جب یہ نمودار ہو گی ہم اسی وقت اس کا سامنا کریں گے اور مناسب انداز سے اس کی تنقید کریں گے۔"[24]

پروپیگنڈہ کے کام کے حوالے سے چینی کمیونسٹ پارٹی کی قومی کانفرنس میں اپنی تقریر میں ماؤزے تنگ نے اس کی تفصیل بیان کی۔ وہاں، مثلاً،اس نے کہا:

"غلط چیزیں کسی بھی وقت ہو سکتی ہیں؛وہ ہر گز دہشتناک چیزیں نہیں۔حال ہی میں اسٹیج پر کچھ برے ڈرامے کیے گئے ہیں۔اس صورتحال میں بعض کامریڈ بہت بے صبرے ہو گئے۔میرا خیال ہے کہ کسی حد تک ایسا ہونا چاہیے؛ کیونکہ دوسری صورت میں، آپ جلد ہی ایسی چیزیں دیکھنے کے موقع سے محروم ہو جائیں گے ، کیونکہ چند دہائیوں بعد وہ تمام کچرا جسے اس وقت اسٹیج پر دکھایا جارہا ہے دنیا سے ختم ہو جائے گا۔ہم اس پر قائم ہیں جو درست ہے،اس کے خلاف لڑتے ہیں جو غلط ہے، لیکن ہمیں اس بات کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ کوئی غلط چیزوں سے رابطے میں آرہا ہے۔"[25]

ماؤزے تنگ نے یہاں جن خیالات کی تاکید کی ہے وہ غیر مارکسی ہیں۔"سرمایہ دارانہ آئیڈیالوجی کی فکر نہ

کرو"، "اظہار کی آزادی"، "آراء کا ٹکراؤ"، "دباؤ مت ڈالو"، وغیرہ یہ سب باتیں ان خیالات کی جانب لبرل رویوں کو ظاہر کرتی ہیں جو سوشلزم اور پرولتاریہ کی آمریت کے لیے اجنبی ہیں۔ بیک وقت، یہ واضح ہے کہ ماؤزے تنگ نے ان قوتوں کی پیٹھ میں اس مقولے کے ذریعے چھرا گھونپا جو چین میں سرمایہ دارانہ کلچر کے "پھلنے پھولنے" کی جائز تنقید کررہی تھیں: چھوٹی بکواس طویل راستہ طے کرسکتی ہے۔ حالانکہ ماؤزے تنگ نے "پھولوں" کو "زہریلے پودوں" سے ممتاز کرنے کے چھ معیارات دیئے لیکن ان کی پیروی کرنا ضروری نہیں تھا:

"ان معیارات میں سب سے اہم سوشلسٹ راستہ اور پارٹی قیادت ہیں۔۔۔جو لوگ ان معیارات سے متفق نہیں وہ بحث کے لیے خود اپنے خیالات پیش کرسکتے ہیں۔"[26]

مزدور طبقے کو ہرگز "سینکڑوں پھولوں کو کھلنے" نہیں دینا چاہیے، ردمارکسی زہر کو پھیلنے نہیں دینا چاہیے، بلکہ سرمایہ دارانہ آرٹ، کلچر اور سائنس کے پھیلاؤ کو لازماً دبانا چاہیے۔ بیک وقت اسے محنت کش لوگوں میں سرمایہ دارانہ آرٹ اور کلچر کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے انہیں قائل کرنے کا کام بڑے پیمانے پر کرنا چاہیے۔ اگر سرمایہ دارانہ آرٹ اور کلچر کے جانب لبرل رویہ اختیار کیا جائے گا تو اس سے پرولتاریہ آمریت کے لیے زبردست خطرات جنم لیں گے۔ کمیونسٹ پارٹی اور پرولتاریہ کی آمریت کے لیے صرف مارکسزم-لیننزم، سوشلسٹ حقیقت نگاری، جدلیاتی مادیت ہی سینکڑوں رنگوں میں کھلنے والا پھول ہے۔ سرمایہ دارانہ نظریات، سرمایہ داروں کے فلسفے، کا سفاکی کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہیے۔ اس

زہریلے پیچ کو بارآور ہونے کا موقع ہرگز نہیں دینا چاہیے اوراسے سفاکی کے ساتھ جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہیے۔

لیکن جب "ہزاروں پھول کھلنے دو" کا نعرہ آگے بڑھایا جاتا ہے تو معاملہ اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ یہ چیز اس وقت اور زیادہ خطرناک ہوجاتی ہے جب اسے آرٹ اور کلچر تک محدود رکھنے کے بجائے تمام شعبوں میں پھیلایا جاتا ہے۔ ردانقلابیوں اور دشمنوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے کہ وہ کھل کر سامنے آئیں۔ انہیں اپنا زہر پھیلانے اوراپنے ردانقلابی مقاصد کے لیے بنیاد تعمیر کرنے کی اجازت مل جاتی ہے۔

4۔ دولائنوں کی جدوجہد کا نظریہ

انقلاب کی فتح کے لیے، پرولتاریہ کی آمریت کے قیام اور سوشلزم کی تعمیر کے لیے، پرولتاریہ کی آمریت کے استحکام اوراس کی فتح کی جدوجہد کے لیے، مارکسی-لیننی پارٹی کا قائدانہ کردارایک فیصلہ کن شرط ہے۔ پارٹی کے فرائض کو پورا کرنے کا ایک بنیادی عنصر اس کا آہنی نظریاتی اور تنظیمی اتحاد ہے۔ اگر یہ اتحاد موجود نہ ہو، اگر دھڑے بندی اوراختلاف، ردمارکسی خیالات، پارٹی میں پیدا ہوجائیں، تو اس بات کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے کہ پارٹی ختم ہوجائے گی یا ترمیم پسندانہ زوال کا شکار ہوجائے گی۔

"وہ تمام مارکسی-لیننی پارٹیاں جو اب تک ختم ہوچکیں یا ترمیم پسندانہ زوال کا شکار ہوگئیں وہ اس لیے

زوال کا شکار ہوئیں اور ترمیم پسندی کا شکار ہوئیں کہ انہوں نے مارکسی-لیننی اصولوں سے انحراف کیا اور انہوں نے پارٹی میں مخالف لائنوں اور ردمارکسی دھڑے بندیوں کو ابھرنے اور کام کرنے کا موقع دیا اور ان سے لڑنے اور انہیں ختم کرنے میں ناکام رہیں۔"[27]

لہذا، پارٹی میں دو لائنوں کی موجودگی کی ہرگز اجازت نہیں دینا چاہیے۔ مگر ماؤزے تنگ نے اس کے برعکس یہ دعوی کیا کہ پارٹی میں دو لائنوں کی موجودگی جدوجہد کا قانون ہے، کہ پارٹی میں دو لائنوں کی جدوجہد پارٹی کی ترقی و نشوونما کا قانون ہے۔

ماؤزے تنگ نے کہا: "پارٹی کے باہر دوسری پارٹیاں وجود رکھتی ہیں، پارٹی کے اندر گروہ موجود ہوتے ہیں؛ ہمیشہ یہی معاملہ رہا ہے۔"[28] اور "ہر گروہ ایک طبقے کا محاذ ہوتا ہے۔"[29]

ماؤزے تنگ کا یہ مؤقف کہ پارٹی کے اندر سرمایہ دار موجود ہوتے ہیں یقینا چینی کمیونسٹ پارٹی کے ٹھوس حالات کی جانب اشارہ نہیں کرتا، بلکہ اسے ایک عمومی قانون سمجھا جاتا ہے۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی دسویں پارٹی کانگریس کی احتسابی رپورٹ میں یہ کہا گیا ہے:

"اور پارٹی میں دو لائنوں کی جدوجہد، جو تضادات کی عکاسی کرتی ہے، ایک طویل عرصے تک جاری رہے گی۔ اس قسم کی دس، بیس، تیس یا اور زیادہ جدوجہدیں ہوں گی۔ اور زیادہ لن بیاؤ سامنے آئیں گے۔۔۔ یہ

معاملہ لوگوں کی مرضی سے بالاتر ہے۔"[30]

ماؤزے تنگ کے کئی اور بیانات اور بنیادی مضامین سے یا چینی کمیونسٹ پارٹی کی دستاویزات سے ایسے اقتباسات دیئے جا سکتے ہیں جن میں کمیونسٹ پارٹی میں سرمایہ دارانہ لائن کی موجودگی کو قانونی طور پر فرض کیا گیا ہے۔ یقینا، اس بات کا خطرہ موجود ہوتا ہے کہ پارٹی میں مخالف، مخاصمانہ گروہ اور رجحانات و نقطہ نظر پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان رجحانات اور مؤقفوں کی تشکیل کوئی ناگزیر حقیقت نہیں ہے۔ اسے روکا جا سکتا ہے، جیسے کہ البانیہ کی لیبر پارٹی کا تجربہ دکھاتا ہے، اگر پارٹی کے اندر اور باہر دشمنوں کے خلاف، ردمارکسی خیالات کے خلاف، احکامات کو مسخ کرنے کے خلاف، پارٹی کی روایات اور اصولوں پر مبنی جدوجہد مستقل انداز سے، انقلابی طریقوں سے کی جائے۔ درحقیقت، یہ جدوجہد بے تکان اور ہر قسم کے نتائج کے باوجود لازما جاری رکھنا چاہیے۔ یہ کام نظریاتی طور پر کیا جاتا ہے لیکن بیک وقت اسے سیاسی اور تنظیمی طور پر بھی کرنا چاہیے۔ جب پارٹی مخالف اور ترمیم پسند عناصر ابھریں تو انہیں بے رحمی سے پارٹی سے باہر نکالنا چاہیے؛ اکثر اوقات انہیں ان کے جرائم کے مطابق سزا دینا بھی ضروری ہے۔ یہی درست مارکسی-لیننی رویہ ہے۔ دوسری جانب، "دو لائنوں کی جدوجہد" کا نظریہ ایک کاہل، ردمارکسی نظریہ ہے۔ "دو لائنوں کی جدوجہد" کے نظریے کی پیروی میں ماؤزے تنگ نے دشمنانہ رجحانوں کو پارٹی میں ترقی کرنے کی اجازت دی۔ غدار وانگ منگ اور لی لی سان کو نہ صرف پارٹی میں رہنے کی اجازت دی گئی بلکہ مرکزی کمیٹی میں شامل رکھا گیا، حالانکہ ان کی پارٹی مخالف سرگرمیاں خوب جانی پہچانی تھیں۔ لیو شاؤچی کے ترمیم پسند خیالات ایک طویل عرصے سے جانے پہچانے تھے، کم از کم

1950ء کی دہائی سے واضح تھے، تاہم ، اسے چینی کمیونسٹ پارٹی کے ایک اعلیٰ ترین عہدیدار کے طور پر منتخب کیا گیا۔ ڈینگ ژیاؤپنگ کو پارٹی سے نکالے جانے کے بعد واپس بحال کیا گیا حالانکہ یہ بات نوٹ کی گئی تھی کہ اس کی مخالفت مخاصمانہ تھی۔

ماؤزے تنگ جانتا تھا کہ ڈینگ ژیاؤپنگ ایک خطرناک ترمیم پسند تھا۔ اس کے بارے میں اس نے درست کہا تھا: "یہ آدمی طبقاتی جدوجہد کو نہیں سمجھتا، وہ زنجیر کی اس اہم کڑی کی بات نہیں کرتا۔ اس لیے کبھی "سفید بلی، کالی بلی"، سامراج اور مارکسزم کے بیچ وہ کوئی فرق نہیں کرتا۔[31]" مزید، "وہ مارکسزم-لینن‌ازم کو نہیں سمجھتا، وہ سرمایہ داروں کا نمائندہ ہے۔"[32]

ڈینگ ژیاؤپنگ کو 7 اپریل 1976ء میں پارٹی سے نکالنے پر چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا فیصلہ واضح طور پر بیان کرتا ہے:

"چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا پولٹ بیورو اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ ڈینگ ژیاؤپنگ کا معاملہ پہلے ہی ایک مخاصمانہ تضاد میں بدل چکا ہے۔"[33]

یہی قرارداد، جس سے ماؤزے تنگ متفق تھا، پھر کہتی ہے کہ اسے "تاہم، اپنی پارٹی رکنیت برقرار رکھنے کی اجازت ہے تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ وہ مستقبل میں کیسا برتاؤ کرتا ہے۔"[34]

یہ فیصلہ "دولائنوں کی جدوجہد کے نظریے" کے عملی اثرات کی ایک اعلی مثال ہے۔ ہم اس عمل کے نتائج سے واقف ہیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ ڈینگ نے کیا برتاؤ کیا۔ ہمیں لازما یہ فرض کرنا چاہیے کہ اعلی ترین مقام پر طے کی گئی اس مثال سے، اس مثال کے مطابق جسے ماؤزے تنگ نے خود طے کیا، عوام پہلے ہی پارٹی کی تمام سطحوں پر عمل کر چکی تھی، یعنی ترمیم پسند، سرمایہ دارانہ زوال پزیر عناصر نے پارٹی میں اپنا مقام برقرار رکھا تھا۔

یہ ممکنہ اعتراض کہ کمیونسٹ پارٹی میں سرمایہ دارانہ لائن کو موجود رہنے دینے کے لیے ماؤزے تنگ کے تھیسس کا مقصد صرف یہ تھا کہ پارٹی میں ترمیم پسند خیالات کے ابھار کے خطرے کی پیش بینی کی جائے اس معاملے کی ایسی تشریح ہے جو حقیقت پر مبنی نہیں۔ سوشلزم کے معلوم دشمنوں سے نپٹنے کے لیے ماؤزے تنگ کا یہ عمل واضح طور پر دکھاتا ہے کہ دراصل اس نے اس کا آغاز اس بات سے کیا کہ پارٹی میں سرمایہ داروں کی موجودگی ایک اصولی، قانونی، مظہر ہے۔ ہم ماؤزے تنگ پر یہ الزام نہیں لگاتے کہ وہ ہمیشہ مخاصمانہ عناصر کی بروقت شناخت میں ناکام رہا۔ ایسا کرنا ہمیشہ ممکن نہیں اور یہ بھی غلط ہو گا کہ ہر اختلافی رائے یا مخالفانہ لائن سے فورا لڑائی شروع کر دی جائے۔ مزید برآں، بین الاقوامی محنت کش تحریک میں ایسی بہت سے مثالیں ہیں جن میں ابتداء میں انقلاب کی حمایت کرنے والے لوگ بعد میں بھگوڑے ہو گئے۔ اس کے برعکس، ماؤزے تنگ پر تنقید اس حقیقت پر مبنی ہے کہ اس نے پارٹی میں مخالف رجحانوں کی تشکیل کو قبول کیا اور جانے پہچانے ترمیم پسندوں کو پارٹی میں کام کرتے رہنے کی

اجازت دی۔ یہ چیز کمیونسٹ پارٹی کے بالشویک کردار سے موافق نہیں؛ یہ لازمی طور پر کمیونسٹ پارٹی کی تباہی کی سمت لے جاتی ہے۔ لینن نے بالشویکوں کے تجربے کی تعمیم کرتے ہوئے کہا تھا:

"اگر تمہاری صفوں میں اصلاح پسند، منشویک، موجود ہیں تو پرولتاری انقلاب میں فتح ناممکن ہے، اس کا استحکام ناممکن ہے۔ یہ بات اصولی طور پر طے ہے۔"[35] اور اسی معاملے پر اسٹالن نے کہا تھا: "پارٹی میں نظریاتی جدوجہد کے ذریعے موقع پرست عناصر پر قابو پانے کا، ایک ہی پارٹی کے ڈھانچے میں رہتے ہوئے ان عناصر پر قابو پانے کا نظریہ ایک کاہلانہ اور خطرناک نظریہ ہے جو پارٹی کو معذوری اور شدید کمزوری کی حالت میں ڈالنے کے، اس کی جلد اور ہڈیوں کو موقع پرستی کے آگے جھکانے کے، پرولتاریہ کو انقلابی پارٹی سے محتاج کرنے کے اور سامراج کے خلاف جدوجہد میں اسے سب سے اہم ہتھیار سے محروم کرنے کے خطرے کو دعوت دیتا ہے۔ پرولتاری پارٹیوں کی ترقی اور استحکام کا راستہ موقع پرستوں، اصلاح پرستوں، سماجی سامراج پرستوں اور سوشل شاؤنسٹوں کو، سماجی حب الوطنوں اور سماجی امن پرستوں کو پارٹی سے خارج کرنے سے ہو کر گزرتا ہے۔ موقع پرست عناصر کو خود سے الگ کرنے سے پارٹی مضبوط ہوتی ہے۔"[36]

یہ خیالات بالکل درست ہیں اور لینن اور اسٹالن کی قیادت میں سوویت کمیونسٹ پارٹی کی جدوجہد ان کے مطابق کی گئی۔ اس جدوجہد کے بغیر، جیسا کہ لینن کہتا ہے، پرولتاریہ کی آمریت کے لیےم نہ ہی لڑا جا سکتا تھا اور نہ اسے مستحکم کیا جا سکتا تھا۔ عوامی جمہوریہ چین کے حوالے سے، جہاں اس اصول کا اطلاق

نہیں کیا گیا بلکہ اسے موقع پرست عناصر کو" قابو میں لانے "کے لیے پارٹی کے اندر نظریاتی جدوجہد کے موقع پرست نظریے سے بدل دیا گیا، وہاں ماؤزے تنگ کی زندگی میں ہی چینی کمیونسٹ پارٹی کے ارتقاء پر اس کے بڑے خراب نتائج نکلنے ہی تھے۔ آج، چینی کمیونسٹ پارٹی ایک سرمایہ دارانہ ترمیم پسند پارٹی ہے۔ماؤزے تنگ، جس نے دولائنوں کی جدوجہد کے نظریے کی وکالت کی اوراس طرح پارٹی کے بالشویک کردار سے انکار کیا وہ اس صورتحال کے لیے بڑی حد تک ذمہ دار ہے۔

5۔ کیا ثقافتی انقلاب نے حالات کو بدلا؟

چین میں 1966ء میں نام نہاد "عظیم پرولتاری ثقافتی انقلاب" شروع ہوا۔ثقافتی انقلاب کے آغاز کے ساتھ ماؤزے تنگ نے سوشلزم میں طبقاتی جدوجہد کے معدوم ہو جانے کے اپنے غلط تصور کو درست کیا، جسے اس نے 1957ء میں تشکیل دیا تھا۔

اس نے کہا:" آج صورتحال یہ ہے: عوام کی وسیع اور ہنگامہ خیز طبقاتی جدوجہد جو انقلابی دور کا خاصہ تھی بنیادی طور پر مکمل ہو گئی ہے لیکن طبقاتی جدوجہد بالکل ہی ختم نہیں ہوئی ہے۔"[37]

یہ غلط تخمینہ جزوی طور پر اس حقیقت کا ذمہ دار تھا کہ سوشلزم کے دشمن، کھلے رجعتی عناصر اور کھلے ترمیم پسند پارٹی اور ریاست میں اس قدر اثرورسوخ حاصل کر چکے تھے کہ وہ تمام اقتدار حاصل کرنے

والے تھے۔

ثقافتی انقلاب نے ان کھلی رجعتی اور ترمیم پسند قوتوں کو بھاری ٹھیس پہنچائی جو آج چین میں اقتدار میں واپس آگئے ہیں۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا سنجیدہ تجزیہ کیا جائے۔ ہمیں یہ ضرور دیکھنا چاہیے، جیسا کہ خود ماؤزے تنگ نے بیان کیا، کہ ثقافتی انقلاب اس لیے ہوا کیونکہ کھلے رجعتی عناصر اور ترمیم پسند پچھلے دور میں پارٹی اور ریاستی اداروں پر خود کو مسلط کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔ وہ ایسا اس لیے کر پائے کیونکہ پچھلے دور میں ماؤزے تنگ کی قیادت میں، سنگین غلط فیصلوں اور لبرل انحرافات نے ان قوتوں کو مستحکم ہونے کی اجازت دی تھی۔ تاہم، ثقافتی انقلاب کے دوران ان انحرافات پر کسی بھی طرح سے اچھی طرح تنقید نہیں گئی اور انہیں بنیادی طور پر درست نہیں کیا گیا۔

پہلے پہل، سرخ محافظوں (ریڈ گارڈز)، انقلابی نوجوانوں، خصوصا اسکول کے بچوں اور طلباء نے، اور بعد میں، فوج نے ثقافتی انقلاب میں فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ تاہم، ثقافتی انقلاب پارٹی کی (جس کی صفائی کرنے کی ضرورت تھی) اور مزدور طبقے کی قیادت میں نہیں ہوا۔ اس بات کا اظہار ثقافتی انقلاب کے نتائج میں بھی ہوتا ہے۔ انہوں نے مزدور طبقے کے غیر محدود قائدانہ کردار کو یقینی نہیں بنایا۔ اسی طرح، مارکسی-لیننی بنیادوں پر پارٹی میں اتحاد قائم نہیں کیا گیا: دائیں بازو کے موقع پرست انحرافات کو، جنہوں نے ملک کو ایسی صورتحال میں ڈالا جس میں انقلاب کی کامیابیاں ناکامی کے خطرے سے مسلسل دوچار رہیں،

انہیں نہ ہی ترک کیا گیا اور نہ ہی ان کا جڑ سے صفایا کیا گیا۔ حالانکہ اس کے عملی نتائج کا تجربہ کیا گیا، لیکن سرمایہ داروں کے ساتھ "طویل عرصے تک" بقائے باہمی کے خطرناک تصور کو درست نہیں کیا گیا۔

اس انحراف کو درست کرنا، تاہم، پرولتاریہ کی آمریت کے استحکام اور تعمیر کے لیے چومکھی اور سفاک جدوجہد کی کامیابی سے قیادت کرنے کی شرط ہوتی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا۔ ماؤزے تنگ کے غلط خیالات کو ترک نہیں کیا گیا بلکہ صرف عارضی طور پر انہیں پس منظر میں دھکیل دیا گیا تاکہ وہ بعد میں دوبارہ نمودار ہو سکیں۔ مثلاً، ماؤزے تنگ کی تصنیف "عوام کے مابین تضادات سے درست انداز سے نپٹنے کے بارے میں" کو واپس نہیں لیا گیا بلکہ بنیادی تصنیف کے طور پر اس کی تشہیر جاری رہی۔ سرمایہ دارانہ پارٹیوں کو تحلیل نہیں کیا گیا بلکہ ایک طرح سے صرف پس منظر میں دھکیل دیا گیا۔ چنانچہ، ثقافتی انقلاب نے چین میں ترمیم پسندی کے ارتقاء کے صرف اثرات کے خلاف لڑائی کی اس کے اسباب کے خلاف نہیں، اور ترمیم پسندی کو ترک نہیں کیا گیا اور نہ ہی ان کا جڑ سے صفایا کیا گیا ترمیم پسند خیالات اور عناصر کے لیے دروازہ کھلا رکھا گیا تاکہ وہ چینی انقلاب کی کامیابیوں کے خلاف اپنا کام جاری رکھیں۔

ثقافتی انقلاب سے پہلے ترمیم پسندی کی ترقی کے اسباب کا انکشاف کرنے کے بجائے، ماؤزے تنگ نے یہ تصور پیش کیا کہ ایسے ثقافتی انقلاب ہر آٹھ سے دس سال میں کرنا چاہییں۔ لیکن اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ ماؤزے تنگ سرمایہ داروں کے ساتھ بقائے باہمی کے تصور پر قائم تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ کھلے رجعتی اور ترمیم پسند عناصر کے ہاتھوں پارٹی اور ریاستی مشینری کی فتح ایک گردشی

ضابطہ (بار بار واقع ہونے والی فطری چیز) ہے۔ اکتوبر 1976ء میں انتہائی دائیں بازو کی بغاوت، جس نے چین میں ردانقلاب کی فتح پر مہر ثبت کر دی، لیکن اس سے قبل ماؤزے تنگ کی زندگی میں کھلی ردانقلابی قوتوں کی تشکیل بھی "سرمایہ داروں کے ساتھ طویل عرصے بقائے باہمی" کی پالیسی کی خطرناک نوعیت کو سامنے لاتی ہے۔

آیئے اپنی بات کا خلاصہ کریں: ماؤزے تنگ نے پرولتاریہ کی آمریت میں انقلاب کو جاری رکھنے کے نظریے کو ترقی نہیں دی۔ اس حوالے سے جو نئی چیز اس نے تخلیق کی وہ مارکسزم-لیننزم سے انحراف اور سرمایہ داروں اور سوشلزم کے دشمنوں سے مفاہمت ہے جو چین میں پرولتاریہ کی آمریت کی جڑیں کھودنے کا سبب بنی۔ عملی طور پر ماؤزے تنگ کے انحرافات کے سنگین نتائج نکلے۔ ماؤزے تنگ کی وفات کے بعد کھلے ترمیم پسندوں نے چین میں اقتدار پر قبضہ کر لیا۔ پارٹی، ریاست اور فوج میں موجود انقلابیوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور انہیں دبایا اور قتل کیا جا چکا ہے۔ ترمیم پسند سرعت کے ساتھ پارٹی اور پورے ملک کو زیادہ سے زیادہ سرمایہ دارانہ ترقی کی راہ پر لے جا رہے ہیں۔

جب خروشچیف اور اس کے ٹولے نے سوویت یونین میں اقتدار کو غصب کیا تو انہیں اسٹالن کی مکمل مذمت کرنا پڑی اور اقتدار پر تسلط جمانے میں کئی سال لگے[38]۔ چین میں معاملات مختلف تھے۔ وہاں ہوا گوفینگ اور ڈینگ ژیاؤ پنگ کے ارد گرد موجود کھلے رجعتی اور ترمیم پسند جزوی طور پر ماؤزے تنگ کے انحرافات اور پالیسیوں پر انحصار کر سکتے تھے اور انہیں اپنے سیاہ مقاصد کے لیے استعمال کر سکتے

تھے۔ ان کے حوالے سے ماؤزے تنگ کے دور میں غلط خیالات اور پالیسیوں نے چین کی موجودہ ترمیم پسند قیادت کے لیے اقتدار پر قابض ہونا آسان بنا دیا ہے۔ ان غیر مارکسی، جھوٹے خیالات اور نظریات کی وجہ سے بھی ماؤزے تنگ کو مارکسزم-لیننزم کے کلاسیک کا درجہ نہیں دیا جا سکتا۔

6۔ جدید ترمیم پسندی کے خلاف لڑائی

اب تک ہماری پارٹی کا مؤقف یہ تھا کہ ماؤزے تنگ نے خروشچیفی ترمیم پسندی کے خلاف جدوجہد کا آغاز کیا اور یہ کہ چینی کمیونسٹ پارٹی، البانیہ کی لیبر پارٹی کے ساتھ، جدید ترمیم پسندی کے خلاف جدوجہد میں اولین صف میں تھی۔ آج ہم اس مؤقف پر قائم نہیں رہ سکتے کم از کم جہاں تک اس کا تعلق چینی کمیونسٹ پارٹی سے ہے۔

یہ بات ناقابل تردید ہے کہ ماؤزے تنگ نے خروشچیفی ترمیم پسندوں کی مخالفت کی اور یہ کہ خروشچیفی ترمیم پسندوں کے ساتھ محاذ آرائی میں جدید ترمیم پسندوں کے بہت سے خیالات اور تصورات بے نقاب ہوئے اور مارکسزم-لیننزم کے اہم اصولوں کا دفاع کیا گیا۔ تاہم یہ سمجھنا (ہماری پارٹی کے لیے) غلط تھا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی نے ماؤزے تنگ کی قیادت میں مستقل مزاجی کے ساتھ تمام معاملات پر مارکسزم-لیننزم کا دفاع کیا۔ درحقیقت، خصوصاً جدید ترمیم پسندی کے خلاف جدوجہد کی ابتداء میں، سوویت کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں (20) کانگریس کے بعد، اور اس سے آگے بھی، خروشچیف کی اقتدار

سے بید خلی تک، چینی کمیونسٹ پارٹی نے ناقابل مفاہمت انداز سے جدید ترمیم پسندی کی مخالفت نہیں کی، کئی معاملات پر خروشچیفی ترمیم پسندوں سے اتفاق کیا، اور حتیٰ کہ "درمیانی پوزیشن" لینے کی کوشش کی۔

6.1) ماؤزے تنگ اور چینی کمیونسٹ پارٹی کا ٹیٹو کی ترمیم پسندی کی جانب رویہ

جدید ترمیم پسندی کے خلاف دوسری عالمی جنگ کے بعد مارکسیوں-لیننیوں نے جو پہلی عظیم جدوجہد کی وہ یوگوسلاویہ میں ٹیٹو کے ترمیم پسند جتھے کے خلاف جدوجہد تھی۔ اس جدوجہد کا آغاز اسٹالن اور سوویت کمیونسٹ پارٹی نے کیا تھا۔ کومنفورم بیورو (کمیونسٹ انفارمیشن بیورو) کی 1948ء کی قرارداد کے ساتھ، ٹیٹو کی ترمیم پسندی کی ردانقلابی نوعیت کی مذمت پوری عالمی مارکسی-لیننی تحریک نے کی۔ اسٹالن کے انتقال کے بعد، خروشچیفی ترمیم پسندوں نے قدم بہ قدم ٹیٹو کو بحال کرنا شروع کیا اور بالآخر اس کے ساتھ مارکسزم-لیننزم کے خلاف، انقلاب اور سوشلزم کے خلاف، ردانقلابی محاذ میں شامل ہوگئے۔ ٹیٹو کی ترمیم پسندی کی جانب رویہ ماضی کی طرح آج بھی تمام مارکسی-لیننی پارٹیوں کے لیے ایک بنیادی معاملہ ہے۔

چینی کمیونسٹ پارٹی نے ٹیٹو کی ترمیم پسندی کی جانب متزلزل رویہ اپنایا۔ (سوویت کمیونسٹ پارٹی کی) بیسویں کانگریس کے بعد، چینی کمیونسٹ پارٹی نے اپریل اور نومبر میں دو سرکاری دستاویز شائع کیں

جنہیں پولٹ بیورو کے توسیعی اجلاس کی بحث کی بنیاد پر مرتب کیا گیا تھا۔ یہ ان دو آرٹیکلوں پر مشتمل تھیں: "پرولتاری آمریت کے تاریخی تجربے پر" اور "پرولتاری آمریت کے تاریخی تجربے پر مزید"۔ ماؤزے تنگ نے اپنی تقریر "دس عظیم رشتوں پر" میں صاف طور پر اس کی توثیق کی تھی۔ دونوں کو بعد میں خروشچیف کی ترمیم پسندی سے تنازعے میں نام کے ساتھ استعمال کیا گیا۔ اس تبصرے میں واضح انداز سے کہا گیا:

"یہ قابل فہم ہے کہ یوگوسلاویہ کے کامریڈ اسٹالن کی غلطیوں کو بالخصوص ناپسند کرتے ہیں۔ ماضی میں انہوں نے مشکل حالات میں سوشلزم پر قائم رہنے کی قابل تعریف کوششیں کیں۔ معاشی کاروباری اداروں اور دیگر اداروں کی جمہوری انتظام کاری (مینجمنٹ) میں ان کے تجربات نے بھی توجہ حاصل کی ہے۔۔۔"[39]

چینی کمیونسٹ پارٹی نے مستقل مزاجی کے ساتھ اسٹالن کی مذمت کی کیونکہ، جیسا کہ ان آرٹیکلوں میں بیان کیا گیا کہ، "اس نے خاص طور پر یوگوسلاویہ کے معاملے پر غلط فیصلہ کیا۔"[40] بہرحال، ماؤزے تنگ اور چینی کمیونسٹ پارٹی اس وقت ٹیٹو کے ترمیم پسندوں کو بحال کرنے پر تیار تھے؛ یقیناً، انہوں نے اس وقت ٹیٹو کو، جسے کومنفورم کی 1948ء کی قرارداد کے ذریعے سامراجی حواری اور غدار کے طور پر بے نقاب کیا گیا تھا، امید دلانے میں قابل ذکر کردار ادا کیا، اور انہوں نے اپنی صوابدید پر کومنفورم کے اس فیصلے کو مسترد کیا۔

حتیٰ کہ بعد میں خروشچیفی ترمیم پسندوں سے محاذ آرائی میں بھی اسے واپس نہیں لیا گیا۔ 1963ء میں "کیا یوگوسلاویہ ایک سوشلسٹ ریاست ہے" میں تبصرہ کرتے ہوئے کہا گیا:

"1954ء میں جب خروشچیف نے یوگوسلاویہ سے تعلقات بہتر کرنے کی تجویز دی تو ہم یوگوسلاویہ سے ایک برادر سوشلسٹ ملک جیسا برتاؤ کرنے پر راضی ہوگئے تاکہ اسے سوشلزم کے راستے پر واپس جیتا جائے اور ٹیٹو کے جتھے کی نگرانی کی جائے۔"[41]

اگر ایک جانب یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ انہوں نے یوگوسلاویہ کے معاملے پر خروشچیفی ترمیم پسندوں کی پیروی کی تو دوسری جانب خود تنقیدی کا ایک لفظ تک نہیں بولا جاتا، اس اقدام کی مذمت ہیں کی جاتی بلکہ اسے نظر انداز کیا جاتا ہے اور چھپایا جاتا ہے۔

ہم اس حقیقت کو چھپانا نہیں چاہتے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی نے بھی ٹیٹو کی ترمیم پسندی کی سخت مذمت کی اور اس پر تنقید کی۔ لیکن ماؤزے تنگ کی قیادت میں اس معاملے پر چینی کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے اصولی طور پر قابل ذکر ڈگمگاہٹ رہی ہے، اور انہیں بنیادی طور پر کبھی درست نہیں کیا گیا ہے۔ ہم پھر کہیں گے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے ترمیم پسند رہنما اس غلط اور متزلزل مؤقف کو ٹیٹو کے ترمیم پسندوں کے ساتھ برادرانہ تعلقات بڑھانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

6.2) خروشچیفی ترمیم پسندوں کی بیسویں کانگریس کی جانب ماؤزے تنگ اور چینی کمیونسٹ پارٹی کا رویہ

سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس میں خروشچیف نے اسٹالن کے خلاف اپنی بدنام خفیہ رپورٹ پیش کی۔ یہ خفیہ رپورٹ اور مبینہ شخصیت پرستی کے خلاف خروشچیفی ترمیم پسندوں کی پوری جدوجہد درحقیقت مارکسزم-لیننزم کے خلاف اور سوویت یونین میں پرولتاریہ کی آمریت کے خلاف ایک حملہ تھا۔ بیسویں پارٹی کانگریس نے "سوشلزم میں پرامن منتقلی"، "پرامن بقائے باہمی" اور دیگر ترمیم پسند نظریات کی سامراج کے ساتھ تعاون کے معنی میں تشہیر کی جس نے ان ترمیم پسند تصورات کو اپنا لینے والی کئی کمیونسٹ پارٹیوں اور سوشلسٹ ملکوں کے زوال میں کردار ادا کیا۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ماؤزے تنگ کی قیادت میں چینی کمیونسٹ پارٹی نے ابتدائی طور پر مارکسزم-لیننزم پر اس براہ راست حملے کو مسترد نہیں کیا، اسٹالن کی مبینہ شخصیت پرستی کی جھوٹی بیان بازی کی پیروی کی، اسٹالن پر حملے میں جزوی طور پر ساتھ دیا، اور خروشچیف کے کئی ترمیم پسند اور جھوٹے خیالات سے اتفاق کیا یا انہیں اسٹالن کی مبینہ "ماضی کی غلطیوں" کے مقابلے میں معمولی غلطیاں سمجھا۔

ہم مندرجہ بالا تحریروں کے متعدد اقتباسات میں سے یہاں چند کا حوالہ دے رہے ہیں جن میں اسٹالن پر حملہ کیا گیا اور بیسویں پارٹی کانگریس کی تعریف کی گئی۔ چنانچہ، دوسری باتوں کے علاوہ، ان میں کہا گیا:

"سوویت کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس میں شخصیت پرستی کے خلاف ہونے والی جدوجہد حقیقی معنی

میں ایک عظیم، مجاہدانہ جدوجہد ہے۔"[42]

"اسٹالن نے۔۔۔ شخصیت پرستی کو برداشت کیا اوراسے فروغ دیا اور ذاتی من مانی سے اس پر عمل کیا۔"[43]

"سوویت کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں پارٹی کانگریس نے اسٹالن کی شخصیت پرستی کا خاتمہ کرکے عظیم قوت ارادی اور جرآت کا مظاہرہ کیا جس سے اسٹالن کی غلطیوں کا وسیع دائرہ اور اس کے خاتمے کے اثرات منکشف ہوتے ہیں۔"[44]

یہ بیانات صاف طور پر دکھاتے ہیں کہ چینی کمیونسٹ پارٹی نے پہلے پہل خروشچیفی ترمیم پسندی کو پہچاننے میں غلطی کی اور حتیٰ کہ یہ تاثر پیدا کیا کہ یہ خروشچیف تھا جو مارکسزم-لیننزم کو اسٹالن سے بچا رہا تھا۔ بعد میں، حالانکہ چینی کمیونسٹ پارٹی نے خروشچیفی ترمیم پسندوں کو بے نقاب کیا، تاہم اس نے اپنے پہلے کے غلط خیالات کو، بشمول اسٹالن پر دشنام طرازی کو، خود تنقیدی انداز سے واپس نہیں لیا۔ اس کے بجائے، 1963ء کی ایک تحریر، "عمومی لائن پر بحث" میں مندرجہ بالا آرٹیکلوں میں شامل اسٹالن پر حملوں کے بارے میں یہ کہا گیا:

"ان دونوں آرٹیکلوں میں اسٹالن کی پوری زندگی کا جامع تجزیہ کرکے اکتوبر انقلاب کے راستے کی آفاقی

اہمیت کو ثابت کیا گیا، پرولتاری آمریت کے تاریخی تجربے کا خلاصہ کیا گیا، اور ہوشیاری کے ساتھ مگر بالکل صاف طور پر سوویت کمیونسٹ پارٹی کی بیسویں کانگریس کے جھوٹے دعووں پر تنقید کر کے سامراجیوں اور رجعت پرستوں کی جانب سے کمیونسٹ مخالف الزامات کو بھی جھٹلایا گیا۔"[45]

یہ وہ خود تنقیدی نہیں ہے جو مارکسی-لیننی اصولوں کی بنیاد پر مستقل مزاجی سے اسٹالن کے دفاع کا راستہ کھولتی بلکہ یہ پہلے اختیار کیے گئے جھوٹے مؤقف پر پردہ ڈالنا ہے۔

6.3) خروشچیف کے زوال کے بعد سوویت یونین کی نئی قیادت کی جانب ماؤزے تنگ اور چینی کمیونسٹ پارٹی کا رویہ

ماؤزے تنگ اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے متزلزل رویے کا اظہار خروشچیف کے زوال کے بعد سوویت یونین کی نئی قیادت کے بارے میں ان کے تخمینے سے بھی ہوتا ہے۔اس معاملے پر البانیہ کی لیبر پارٹی کا تخمینہ واضح اور درست تھا۔1964ء میں، خروشچیف کے زوال کے فوری بعد، کامریڈ انور ہوجا نے لکھا:

"خروشچیف کا زوال ایک عظیم کامیابی ہے لیکن اس کا مطلب خصوصی طور پر خروشچیف کی ترمیم پسندی کا خاتمہ نہیں، اور نہ ہی جدید ترمیم پسندی کا عمومی خاتمہ ہے۔۔۔اس کے چلے جانے سے ترمیم پسندی کا نہ

ہی راستہ بدلا ہے اور نہ پالیسی اور نہ ہی اس کی سماجی-معاشی جڑوں کا صفایا ہوا ہے، خروشچیف کی ترمیم پسندی۔۔۔اپنے مکمل خاتمے سے بہت دور ہے۔"[46]

خروشچیف کے زوال کے فوری بعد چینی کمیونسٹ پارٹی کے جاری کیے گئے تبصرے میں اس کے برعکس یہ دعوی کیا گیا کہ خروشچیف کے زوال کے ساتھ سوویت یونین میں جدید ترمیم پسندی بھی دیوالیہ ہو گئی تھی۔ چنانچہ، اس تبصرے میں کہا گیا کہ "خروشچیف اسٹیج سے کیوں اتر گیا": وہاں یہ "امید ہو گی کہ چیزیں خروشچیف کی طے کردہ سمت کے مطابق ترقی کرتی رہیں گی اور 'خروشچیف کے بغیر خروشچیف ازم' کے نام نہاد سفر کا جاری رہنا ممکن ہو گا۔ یہ بات دعوے سے کہی جا سکتی ہے کہ اس سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔"[47]

اور جون 1965ء کے مقالے "خروشچیف کی ترمیم پسندی کو انجام تک پہچانے کی جدوجہد کی قیادت" میں کہا گیا:

"ہم نے سوویت کمیونسٹ پارٹی کی نئی قیادت سے اپنی امیدیں وابستہ کیں اور کئی مہینوں تک اسے دیکھا اور انتظار کیا۔"[48]

یہ سب کچھ واضح طور پر دکھاتا ہے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی نے قابل ذکر حد تک سوویت ترمیم پسندی کے

خطرے اور فطرت کا غلط اندازہ لگایا۔ اس کے برعکس، کامریڈ انور ہجانے چو این لائی کے ساتھ 1965ء میں اپنی گفتگو میں البانیہ کی لیبر پارٹی کے درست مؤقف کا اظہار کیا تھا:

"اور جب سوویت ترمیم پسندوں نے ہماری مستقل مزاج، مارکسی-لیننی جدوجہد کے نتیجے میں عظیم شکست اور عظیم بدی کو آتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے چھوٹی برائی کا انتخاب کیا۔ انہوں نے اپنے رہنما اور نظریہ دان نکیتا خروشچیف کو اچانک تنہا چھوڑ دیا۔ انہوں نے بلاواسطہ طور پر سارا الزام اس کے سر دھر دیا، اور اس کی پرانی سمت میں کوئی تبدیلی کیے بغیر، اس کے دم چھلے، اس کے شریک کار اور ساتھی اسٹیج پر چڑھ آئے تاکہ خروشچیف کی ترمیم پسندی کو اس کے بغیر جاری رکھیں۔ خروشچیف کو راہ میں تنہا چھوڑ دینے کے بعد کے دور نے تصدیق کی کہ سوویت ترمیم پسند اسی قدر غدار ہیں جتنا کہ خود خروشچیف اور وہ خروشچیف کے غدارانہ اور غیر مارکسی نقطہ نظر کی عظیم ترین وفاداری کے ساتھ پیروی کرتے ہیں۔"[49]

بعد میں چینی کمیونسٹ پارٹی نے بھی خروشچیف کے وارثوں کے خلاف ترمیم پسندوں کی حیثیت سے لڑائی کی۔ آج ماؤزے تنگ کی قیادت میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے متزلزل رویے پر اتنا زیادہ زور دینے کی ضرورت نہ ہوتی اگر چینی کمیونسٹ پارٹی نے بعد میں اپنے غلط خیالات پر مستقل مزاجی سے قابو پایا ہوتا جس میں اپنے متزلزل رویے کو تسلیم کرنا بھی شامل ہوتا۔ تاہم، ایسا نہ ہوا۔ اس کے برعکس، چینی کمیونسٹ پارٹی نے اس بات پر اصرار کیا کہ اس نے جدید ترمیم پسندی کے خلاف ہمیشہ مستقل مزاجی

سے لڑائی کی تھی اور خود کو ماؤزے تنگ کی قیادت میں جدید ترمیم پسندی کے خلاف مستقل مزاجی سے لڑنے والی پہلی پارٹی کا خطاب دیا۔ یہ بات حقائق سے مطابقت نہیں رکھتی اور جدید ترمیم پسندی کے خلاف اہم سوالوں پر، کم از کم چینی کمیونسٹ پارٹی کی عارضی ڈگمگاہٹ پر، پردہ ڈالتی ہے۔

چنانچہ، آج چین کے نئے شہنشاہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے ان غلط خیالات کی براہ راست پیروی کرسکتے ہیں جو اس نے ٹیٹو، خروشچیف اور خروشچیف کے مقلدین کی جدید ترمیم پسندی پر اختیار کیے۔ جدید ترمیم پسندی کے خلاف اولین اور سب سے زیادہ مستقل مزاج جدوجہد کے جھوٹے دعوے کے تحت وہ چین میں سرمایہ داری کی مکمل تعمیر کے راستے کو چھپاتے ہیں۔

6.4) ماؤزے تنگ کی اسٹالن پر تنقید

خروشچیف کی ترمیم پسندی کی جانب ماؤزے تنگ اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے رویے کے حوالے سے ہم یہاں ان چند اہم تنقیدوں کا ذکر بھی کرنا چاہیں گے جو ماؤزے تنگ نے اسٹالن کے کام کے بارے میں کیں۔ ہماری رائے میں یہ تمام تنقیدیں غلط ہیں۔

جس نے بھی "دس عظیم رشتوں پر" اور ماؤزے تنگ کی تصنیفات کی پانچویں جلد میں شائع ہونے والی بہت سی دوسری تحریروں کا بغور مطالعہ کیا ہے وہ باآسانی دیکھ سکتا ہے کہ ماؤزے تنگ کے نزدیک

اسٹالن کی قیادت میں سوویت یونین میں سوشلزم کی تعمیر بہت سے معاملوں میں غلط تھی۔" دس عظیم رشتوں پر "پوری تقریر میں، جس کی آج چینی ترمیم پسند تعریف کرتے ہیں اور اسے جدید ترمیم پسندی کے خلاف ایک اہم کام سمجھتے ہیں، یہ بات حیران کن ہے کہ اس کا بنیادی ہدف خروشچیف کی ترمیم پسندی نہیں ہے، جو بیسویں کانگریس میں صاف طور پر سامنے آئی، بلکہ اسٹالن ہے۔ اس میں خروشچیف کے خلاف اسٹالن کا دفاع صرف اس حد تک کیا جاتا ہے کہ کسی کو اسٹالن کی ہر چیز کی مذمت نہیں کرنا چاہیے، بلکہ صرف تیس (30) فیصد کی مذمت کرنا چاہیے۔ لہذا، آیئے ماؤزے تنگ کی اس تقریر کے کچھ پہلوؤں کا اسٹالن کی تصنیف "سوویت یونین میں سوشلزم کے معاشی مسائل" کے چند اہم نکات سے مختصر موازنہ کریں۔ اسٹالن کی یہ تصنیف سوشلزم کی معاشی تعمیر پر مارکسی-لیننی تعلیمات کی زبردست ترقی پر مشتمل ہے۔ 1952ء میں شائع ہونے والی یہ کتاب بیک وقت ان متعدد ترمیم پسند تصورات کے خلاف بھی ایک شدید اعلان جنگ ہے جنہیں بعد میں خروشچیف اور اس کے مقلدوں نے عمل میں ڈھالا۔

1۔ ماؤزے تنگ نے سوویت یونین میں مشین اور ٹریکٹر اسٹیشنوں کو ریاستی ملکیت سے نکال کر اجتماعی کھیتوں کی ملکیت بنانے کے فیصلے کو واضح طور پر خوش آمدید کہا۔ اس نے یہ اعلان کیا کہ ایسا کرنے سے اسٹالن کا انکار اور اس کی توجیہہ مکمل طور پر غلط تھی، مگر اسٹالن کا مؤقف کیا تھا؟ اسٹالن نے یہ کہا تھا:

"اس کا نتیجہ، سب سے پہلے، تو یہ ہو گا کہ اجتماعی کھیت پیداواری آلات کے مالک بن جائیں گے؛ یعنی، ان کا درجہ ایک استثنائی درجہ ہو گا، ایسا جو ہمارے ملک کے کسی اور کاروباری ادارے کو حاصل نہیں، کیونکہ،

جیسا کہ ہم جانتے ہیں، کہ حتیٰ کہ قومیائے جاچکے کاروباری ادارے بھی پیداواری آلات کے مالک نہیں ہیں۔ ترقی اور فروغ کے کس خیال سے اجتماعی کھیتوں کا یہ استثنائی درجہ جائز ہو گا؟ کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسا درجہ مشترکہ کھیت ملکیت کو عوامی ملکیت کی سطح تک بلند کرنے میں معاون ہو گا، کہ یہ ہمارے معاشرے کی سوشلزم سے کمیونزم میں منتقلی کو مہمیز دے گا؟ کیا یہ کہنا زیادہ درست نہیں ہو گا کہ اس قسم کا درجہ اجتماعی کھیت ملکیت اور عوامی ملکیت کے درمیان خلیج کو صرف مزید گہرا کرے گا اور ہمیں کمیونزم کے نزدیک ترلانے کے بجائے، اس کے برعکس، اس سے دور لے جائے گا؟ اس کا نتیجہ، اس کے بعد، اجناس کی ترسیل کے دائرے میں وسعت ہو گا کیونکہ زرعی پیداوار کے آلات کی بہت بڑی مقدار اس کے حلقے میں آجائے گی۔ کامریڈ سینینا اور وینزر کا کیا خیال ہے؟ کیا اجناس کی ترسیل کے دائرے میں وسعت کا تخمینہ کمیونزم کی جانب ہماری پیش قدمی کو فروغ دینے کے لیے ہے؟ کیا یہ زیادہ سچی بات نہیں کہ یہ کمیونزم کی جانب ہماری پیش قدمی کو معذور کر دے گا؟ کامریڈ سینینا اور وینزر کی بنیادی غلطی اس حقیقت میں ہے کہ وہ سوشلزم میں اجناس کی ترسیل کی اہمیت اور کردار کو نہیں سمجھتے؛ کہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اجناس کی ترسیل سوشلزم سے کمیونزم میں منتقلی کے منصوبے سے ناموافق ہے۔ وہ ثابت شدہ طور پر یہ خیال کرتے ہیں کہ سوشلزم سے کمیونزم میں منتقلی اجناس کی ترسیل کے ذریعے بھی ممکن ہے، کہ اجناس کی ترسیل اس راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ یہ بہت گہری غلطی ہے جو مارکسزم پر ناکافی گرفت سے جنم لیتی ہے۔"[50]

2۔ ماؤزے تنگ نے اسٹالن پر اس بات پر حملہ کیا کہ اس نے بھاری صنعت کی ترقی پر یکطرفہ اصرار کیا

ہے۔ نتیجتا، سوویت یونین میں سوشلزم کی معاشی بنیاد کی تعمیر نے درست پیش رفت نہیں کی تھی۔ جیسا کہ مشہور ہے، خروشچیف کے (اسٹالن پر) الزامات بھی انہی خطوط پر تھے۔ ہلکی صنعت کی ترقی کے حوالے سے ماؤزے تنگ نے کہا:

"اس اضافے سے کیا نتیجہ نکلے گا؟ اولا، آبادی کو زیادہ تیزی سے سپلائی کی جاسکے گی؛ دوئم، پیسہ زیادہ تیزی سے جمع ہو گا جس سے ہم بھاری صنعت کو زیادہ وسیع اور بہتر نتائج کے ساتھ ترقی دے سکیں گے۔ بھاری صنعت بھی ذخیرہ کرنے میں مدد دے سکتی ہے، لیکن ہمارے موجودہ معاشی حالات میں، ہلکی صنعت اور زراعت زیادہ اور تیزی سے ذخیرہ کر سکتے ہیں۔"[51]

دوسرے لفظوں میں، ماؤزے تنگ نے صنعت کی متعدد شاخوں کی منافع بخشی کو پیش نظر رکھا، لیکن بنیادی مفاد کو نظر انداز کیا، یعنی، سوشلزم کے لیے مستحکم اور مضبوط بنیاد کی تخلیق۔ اسی طرح کے دلائل کے بارے میں جنہیں بعد میں خروشچیفی ترمیم پسندوں نے استعمال کیا، اسٹالن کہتا ہے:

"یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر ہم ان کامریڈوں کے نقش قدم پر چلیں گے تو ہمیں ذرائع پیداوار کی پیداوار کی اولیت سے ذرائع کھپت کی پیداوار کے حق میں دستبردار ہونا ہو گا۔ لیکن ذرائع پیداوار کی پیداوار سے دستبردار ہونے کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ ہم اپنی قومی معیشت کو مسلسل ترقی کے امکان

سے محروم کر دیں، کیونکہ ذرائع پیداوار کی پیداوار کی اولیت کو یقینی بنائے بغیر بیک وقت قومی معیشت کی مسلسل ترقی کو یقینی بنانا ناممکن ہے۔"[52]

اسٹالن کا یہ خیال بالکل ٹھیک ہے۔ دوسری عالمی جنگ میں سوویت یونین کا کیا ہوتا اگر اسٹالن نے (بھاری) صنعتکاری کا راستہ نہ اپنایا ہوتا؟ وہ سوویت یونین کی جدید، باصلاحیت بھاری صنعت ہی تھی جس نے سرخ فوج کو اول درجے کا ساز و سامان اور ہتھیار فراہم کیے۔ یہ ایسی حقیقت ہے جس نے ہٹلر کی فوجوں پر فتح پانے میں بڑا اہم حصہ ادا کیا۔

سوشلسٹ البانیہ کے تجربے سے ہم صاف طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ (بھاری) صنعتکاری سامراجیوں اور ترمیم پسندوں کی حلقہ بندی کو برداشت کرنے کے لیے اور سوشلزم اور ملک کی خود مختاری کے دفاع کے لیے کتنی اہم تھی۔

3۔ اجتماعی زراعت اور کلاکوں (امیر کسانوں) کے خاتمے کی جدوجہد

ماؤزے تنگ نے اسٹالن پر کسانوں کو "نچوڑنے" کا، ان پر بھروسہ نہ کرنے کا، اور زراعت کی اجتماع کاری کو فروغ دینے میں غلط طریقوں کو استعمال کرنے کا الزام لگایا۔ سب سے پہلے، یہ سوال اہم ہے: کن کسانوں کی بات ہو رہی ہے؟ جہاں تک محنت کش کسانوں کی بات ہے تو یہ الزام دھوکے باز دشنام

ہے۔ محنت کش کسانوں کو نہیں نچوڑا گیا، بلکہ انہوں نے امیر کسانوں کے خلاف سخت جدوجہد میں کامیابی سے اجتماعی زراعت کا راستہ اپنایا۔ جہاں زراعت میں اجتماع کاری کی جدوجہد میں غلطیاں کی گئیں، جہاں جدوجہد کا ہدف امیر کسانوں کے بجائے درمیانے کسان تھے، وہاں یہ اسٹالن تھا جس نے غلط اقدامات کی تنقید کی اور جدوجہد کو درست راستے پر ڈالا۔[53] اسٹالن نے ٹراٹسکی کے غلط خیالات کی تندہی سے مخالفت کی، جو محنت کش کسانوں کو پرولتاریہ کا اتحادی نہیں سمجھتا تھا، بلکہ انہیں نچوڑنا اور کچلنا چاہتا تھا۔ یہ غیر متنازع بات ہے کہ محنت کش کسانوں نے بھی اپنے سوویت وطن کے لیے عظیم قربانیاں دیں تاکہ (بھاری) صنعتکاری ترقی کرے، سوویت یونین کی خود مختاری اور اس کا دفاع یقینی ہو۔ لیکن اس بات کا (کسانوں کے) استحصال سے کوئی تعلق نہیں۔ تاہم، جہاں تک امیر کسانوں کا، کلاکوں کا، تعلق ہے، جو دیہاتی سرمایہ داروں پر مشتمل تھے، تو یقیناً ان سے سفاک لڑائی کی گئی اور ایک طبقے کے طور پر انہیں ختم کر دیا گیا۔

زراعت کی اجتماعیت کی جدوجہد کے خلاف سب سے بڑھ کر امیر کسانوں نے، سوویت دیہات کے سرمایہ دار عناصر نے، مزاحمت کی۔ امیر کسان طبقے کے خاتمے کے بغیر، دیہات میں سوشلسٹ پیداواری رشتے قائم نہیں کیے جا سکتے تھے۔ لہذا، پارٹی نے امیر کسان طبقے کے خلاف حملہ کیا اور طبقاتی جدوجہد میں زبردست شدت پیدا ہوئی۔ اس بارے میں کتاب "سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی تاریخ" میں بیان کیا گیا ہے:

"آفاقی اجتماع کاری میں منتقلی کی شکل یہ نہیں تھی کہ کسانوں کا جم غفیر سادہ اور پر امن انداز سے اجتماعی کھیتوں میں داخل ہو گیا بلکہ یہ امیر کسانوں کے خلاف عوامی جدوجہد کی شکل میں ہوئی۔۔۔ لیکن چونکہ اس زمین کا ایک بڑا حصہ امیر کسانوں کے ہاتھوں میں تھا، لہذا کسانوں نے امیر کسانوں کو زمینوں سے بھگا دیا، امیر کسانوں کو الگ تھلگ کر دیا، ان سے مویشی اور مشینیں لے لیں، اور سوویت حکومت سے مطالبہ کیا کہ امیر کسانوں کو گرفتار کر کے ان کی دوسری جگہوں پر آباد کاری کی جائے۔"[54]

کیا ایسا کرنا غلط تھا؟ نہیں۔ یہ بالکل ٹھیک تھا۔ وہ ماؤزے تنگ تھا جو غلط تھا، اسٹالن نہیں۔ اس بارے میں ماؤزے تنگ کا مؤقف دائیں بازو کا موقع پرست مؤقف تھا اور اس کا مطلب یہ تھا کہ دیہی علاقوں میں سرمایہ دار عناصر کے خلاف جدوجہد کو کمزور کیا جائے۔ لیکن، اگر کسانوں کو "نچوڑنے" سے مراد امیر کسان ہیں، تو ماؤزے تنگ کی تنقید کی بنیاد سرمایہ داروں کے ساتھ "طویل المدتی بقائے باہمی" کا ترمیم پسند تصور ہے، جس کا حوالہ ہم پہلے ہی دے چکے ہیں۔

سوویت کمیونسٹ پارٹی کے قائد کے طور پر اسٹالن نے پرولتاریہ کی آمریت کے استحکام اور دفاع کے لیے جو جدوجہد کی اس کے بارے میں ماؤزے تنگ کے الزامات بھی جھوٹے ہیں۔

ماؤزے تنگ نے اسٹالن پر یہ الزام لگایا کہ اس نے بعض اوقات پارٹی کے اندر اور باہر دو مختلف تضادوں کو ایک دوسرے سے الجھایا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسٹالن نے مستقل مزاجی سے ردانقلاب کو دبایا۔ جب

ردانقلابی سازشیں بے نقاب ہوئیں تو اسٹالن نے انہیں فاصلے پر رکھ کر پرولتاریہ کی آمریت کے خلاف اپنی دشمنانہ سرگرمیاں جاری رکھنے نہیں دیں۔ تاہم، جہاں تک سوویت یونین میں ردانقلاب کو ضروری طور پر کچلنے کے حوالے سے انفرادی زیادتیوں کی بات ہے تو وہ اسٹالن ہی تھا جس نے سوویت کمیونسٹ پارٹی کی اٹھارویں (18) کانگریس کی احتسابی رپورٹ میں اسے عوامی سطح پر بے نقاب کیا اوراس کی تصیح کی۔[55] لیکن، ماؤزے تنگ کی تنقید یہ ہے کہ اسٹالن ردانقلاب کو کچلنے میں حد سے زیادہ آگے چلا گیا۔ مگر یہ دراصل جدید ترمیم پسندوں کے لیے ایک رعایت ہے۔

ماؤزے تنگ نے اسٹالن پر یہ الزام بھی لگایا کہ اس نے بعض اوقات خود کو عوام سے دور کرلیا اور عوامی مؤقف کو مسترد کیا۔ لیکن حقائق یہ دکھاتے ہیں کہ پرولتاریہ کی آمریت کے استحکام اور دفاع کی جدوجہد میں اور سوشلزم کی معاشی تعمیر میں اسٹالن نے ہمیشہ عوام کو متحرک کرنے کی کوشش کی اور یقینا ایسا کیا بھی۔ امیر کسانوں کو تباہ کرنے اور زراعت اور اجتماع کاری کی جدوجہد ایک عوامی جدوجہد تھی جو پارٹی کی قیادت میں ہوئی۔ اور یہی بات ٹراٹسکی ازم، زینوویف اور بخارن کے مقلدین اور پرولتاریہ کی آمریت کے دوسرے دشمنوں کے حوالے سے بھی درست ہے۔ اسٹالن پر اس تنقید کے زریعے ماؤزے تنگ نے جدید ترمیم پسندوں کو بڑی رعایتیں فراہم کیں۔

7۔ "تین دنیاؤں کے نظریے" کے لیے ماؤزے تنگ کی شراکتی ذمہ داری

آج ہماری پارٹی نام نہاد "تین دنیاؤں کے نظریے" کی واضح سمجھ بوجھ رکھتی ہے۔ ہم اس کے خلاف ایک ایسے انقلاب مخالف، ترمیم پسند نظریے کے طور پر لڑتے ہیں جو مارکسزم-لیننزم کے اصولوں اور تعلیمات سے مکمل متضاد ہے۔ یہ سرمایہ دار ملکوں میں پرولتاری انقلاب اور سوشلزم کی تعمیر کی جدوجہد کے خلاف صف آرا ہے۔ یہ سامراج اور اندرونی رجعت کے خلاف مظلوم لوگوں کی جہد آزادی کو سبوتاژ کرتا ہے۔ سوشلسٹ ملکوں میں یہ پرولتاریہ کی آمریت کو کمزور اور کھوکھلا کرتا ہے اور کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں پرولتاریہ کی آمریت کو مستحکم کرنے اور اس کے دفاع کے لیے مزدور طبقے اور اس کے اتحادیوں کی جدوجہد کو کمزور اور کھوکھلا کرتا ہے۔ اس نظریے کی توضیح چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت نے کی ہے جو ہر طرح سے اسے عمومی تذویراتی سمت کے طور پر مارکسی-لیننی کمیونسٹ پارٹیوں پر مسلط کرنا چاہتی ہے۔ وہ پارٹیاں جن میں ترمیم پسند "تین دنیاؤں کا نظریہ" غالب ہے سامراجیوں کے دم چھلوں میں بدل کر سرمایہ دارانہ ترمیم پسند پارٹیاں بن گئی ہیں۔

ہماری پارٹی کہا کرتی تھی کہ "تین دنیاؤں کے نظریے" کو جواز دینے کے لیے کوئی بھی ماؤزے تنگ کا حوالہ نہیں دے سکتا۔ ہمارا مؤقف یہ بھی تھا کہ یہ انقلاب مخالف نظریہ ماؤزے تنگ کے خیالات سے مکمل متضاد تھا۔ یہ تخمینہ غلط تھا۔ کوئی بھی یہ دعوی نہیں کرنا چاہے گا کہ "تین دنیاؤں کے نظریے" کو ماؤزے تنگ کے علم میں لائے بغیر چینی کمیونسٹ پارٹی کی پالیسی کی بنیاد بنایا گیا۔ تاہم، پارٹی کے چیئرمین

کی حیثیت سے ماؤزے تنگ پارٹی کے بنیادی نظریے اور پالیسی کے لیے ذمہ دار ہے۔" تین دنیاؤں کے نظریے" کو چینی کمیونسٹ پارٹی میں عملی جامعہ پہنانا مشکل ہوتا اگر ماؤزے تنگ نے، چیئرمین کی حیثیت سے، پرولتاری بین الاقوامیت اور مارکسزم-لیننزم کے دفاع کے لیے پارٹی میں ڈٹ کر جدوجہد کی ہوتی۔ تاہم، واضح طور پر معاملہ یہ نہیں تھا۔ دراصل، ہمیں ضرور یہ فرض کرنا چاہیے کہ ماؤزے تنگ نے اس نظریے کی مدد کی اور ان پالیسیوں کو حمایت اور قبولیت بخشی جن کو یہ جواز دیتا تھا۔

" تین دنیاؤں کے نظریے" کو ماؤزے تنگ کی وفات کے بعد تشکیل نہیں دیا گیا۔ اس کے پیشروؤں کو 1964ء اور 1965ء کے "پیکنگ ریویو" کے بہت سے آرٹیکلوں میں اور چینی کمیونسٹ پارٹی کی دوسری تحریریوں میں پہلے ہی موجود پایا جا سکتا ہے۔ وہاں متعدد جگہوں پر یہ دلیل دی گئی تھی کہ بنیادی دشمن (اس وقت وہ امریکی سامراج تھا) کے خلاف جدوجہد میں عوام ایک حد تک سامراجی طاقتوں سے اتحاد کر سکتے تھے۔ مثلاً، 11 نومبر 1965ء کے ایک بنیادی آرٹیکل "سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی کی نئی قیادت کے نام نہاد عملی اتحاد کا ابطال" میں یہ کہا گیا تھا:

" ان سامراجی ملکوں میں جن کے امریکہ کے ساتھ تند و تیز تضادات ہیں، وہاں ایسے دوسرے (لوگ) بھی موجود ہیں جو کم و بیش امریکہ کے خلاف لڑنا چاہتے ہیں۔ مؤخر الذکر کے ساتھ لوگ بعض مسائل پر یا ایک حد تک امریکی سامراج کے خلاف جدوجہد کر سکتے ہیں۔"[56]

ماؤزے تنگ نے اتنا پہلے جتنا کہ 1964ء، اپنے ایک آرٹیکل میں پانامہ کے لوگوں کی امریکی سامراج کے خلاف جدوجہد کی حمایت میں لکھا:

"تمام ریاستوں کو جو جارحیت، کنٹرول، دخل اندازی یا امریکی سامراج کی دھمکیوں کا شکار ہیں، انہیں متحد ہونا چاہیے۔۔۔"[57]

چنانچہ، ماؤزے تنگ یہ پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ امریکی سامراج کے خلاف محاذ میں نہ صرف سوشلسٹ ملکوں، عالمی پرولتاریہ، مظلوم لوگوں اور قوموں کا بلکہ ان سامراجی اور سرمایہ دار ملکوں کا بھی تعلق ہے جو کم وبیش امریکی سامراج کے غلبے میں ہیں۔ ماؤزے تنگ اس مؤقف کے ساتھ، جس کی توثیق متعدد دوسرے اقتباسات سے بھی کی جاسکتی ہے، پہلے ہی "تین دنیاؤں کے نظریے" کی بنیاد رکھ چکا تھا۔

مثلاً، بہت سی مثالوں میں سے ایک مثال 1972ء میں نئے سال کے موقع پر "رین من رباؤ"، "ہونگ کی" اور "جائی فانگ جن" کے پیغام میں یہ کہا گیا:

"دو عالمی طاقتوں کی طاقت کی سیاست اور غلبے کے نظریے کے خلاف لڑنے کے لیے درمیانی اور چھوٹی جسامت کی زیادہ سے زیادہ ریاستیں متحد ہو رہی ہیں، تیسری دنیا کی ریاستیں بین الاقوامی معاملات میں دن بہ دن زیادہ سے زیادہ اہم مثبت کردار ادا کر رہی ہیں، دو عالمی طاقتوں کی جانب سے جارحیت، اندرونی بیخ

کنی، کنٹرول، دخل اندازی اور بے عزتی کا شکار لوگ اور ریاستیں اب ایک وسیع متحدہ محاذ تشکیل دے رہے ہیں۔"[58]

چینی کمیونسٹ پارٹی کی دسویں(10) پارٹی کانگریس کے موقع پر، جو 1973ء میں ماؤزے تنگ کی چیئرمینی میں ہوئی، "تین دنیاؤں کے نظریے" کو، صاف طور پر اس کا نام لیے بغیر، پہلے ہی احتسابی رپورٹ کی بنیاد بنا دیا گیا تھا، جس میں دنیا میں طاقتوں کی تقسیم "تین دنیاؤں کے نظریے" سے مطابقت رکھنے والی طاقتوں کے گروہوں کے مطابق کی گئی تھی۔ اس احتسابی رپورٹ میں، مثلاً، سرمایہ داروں کے ساتھ قومی اور بین الاقوامی سطح پر ممکنہ تعاون کی بات کھل کر کی گئی تھی۔ اس رپورٹ کو اتفاق رائے سے منظور کیا گیا تھا، یعنی، ماؤزے تنگ کی مرضی بھی اس میں شامل تھی۔

ایک سال بعد، بھگوڑے ڈینگ ژیاؤ پنگ نے عوامی سطح پر "تین دنیاؤں کے نظریے" کی پہلی بار اقوام متحدہ میں کھل کر تشہیر کی۔ پہلے کے تخمینوں کے برعکس، جن میں ہم نے طاقتوں کی تقسیم کو صرف ایک نسبتی، غیر مشروط "تصویر" کے طور پر پیش کیا ہے، اس (تقریر) میں "تین دنیاؤں کے نظریے" کے ان تمام ترمیم پسند نکات کو اختصار سے پیش کیا گیا ہے جن کو بعد میں ہماری پارٹی نے مستقل مزاجی سے بے نقاب کیا۔

یہ بات صاف ظاہر ہے کہ "تین دنیاؤں کے نظریے" پر بتدریج عملدرآمد ماؤزے تنگ کی مرضی

اور حمایت کے ساتھ ہوا۔ "تین دنیاؤں کے نظریے" اور اس کی ابتدائی شکلوں کو نہ صرف چینی کمیونسٹ پارٹی کی دستاویزات اور متعدد بنیادی آرٹیکلوں میں شائع کیا گیا۔ بیک وقت، یہ چینی کمیونسٹ پارٹی کی بین الاقوامی تعلقات کی پالیسی میں بھی رہنما اصول کے طور پر زیادہ سے زیادہ حاوی ہو گیا ہے۔

چینی کمیونسٹ پارٹی نے اتنا پہلے جتنا کہ 1964ء، فرانسیسی سامراج کے امریکی سامراج سے بڑھتے ہوئے تضاد کی جانب متزلزل رویہ اختیار کیا۔ اس وقت چینی کمیونسٹ پارٹی میں یہ مضبوط رجحان موجود تھا کہ فرانسیسی سامراجیوں، اور خصوصاً ڈیگال کو، جو اس وقت ان کے لیے حکومتی معاملات چلا رہا تھا، فرانس کی قومی خود مختاری کے مجاہد قرار دے۔ خود ماؤزے تنگ نے ڈیگال کی وفات کے موقع پر اپنے ٹیلیگرام میں اسے "فرانس کی قومی آزادی کے دفاع اور فاشسٹ جارحیت کے خلاف لڑنے والا ناقابل تسخیر مجاہد" قرار دیا۔

اس کے برعکس، کامریڈ انور ہجا نے، چو این لائی کے ساتھ 1965ء میں اپنی گفتگو میں، جس کے اقتباسات حال ہی میں شائع ہوئے ہیں، اس بات کی نشاندہی کی کہ حالانکہ فرانسیسی اور امریکی سامراجیوں کے درمیان تضادات کا فائدہ اٹھانا درست تھا، تاہم، کسی کو بھی فرانسیسی سامراج اور اس کی رجعتی فطرت کے بارے میں خوش فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔[59]

چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت نے، خصوصاً حالیہ برسوں میں، ایشیاء، افریقہ اور لاطینی امریکہ کی متعدد

رجعتی، فاشسٹ حکومتوں کے سربراہوں کو بیجنگ میں مدعو کیا ہے۔ یہ صرف معمول کے سفارتی تعلقات قائم کرنے کا معاملہ نہیں تھا(اور حتی کہ بہت سے معاملات میں اس کی بھی مذمت کرنا چاہیے، جیسا کہ ،مثلا، چلی کی فاشسٹ حکومت کے معاملے میں)۔ لیکن بیجنگ میں سامراجی دم چھلوں، رجعت پرستوں اورفاشسٹوں کا استقبال ایسے کیا گیا کہ جیسے وہ سامراج کے خلاف لڑنے والے، قومی خودمختاری کے متوالے اور عوامی رہنماہوں۔ماؤزے تنگ نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان میں سے درجنوں سے مصافحہ کیا۔

ویتنام کی جنگ کے عروج پر، 1972ء میں، امریکی صدر نکسن کو عوامی جمہوریہ چین مدعو کیا گیا اورماؤزے تنگ نے اس کا استقبال کیا۔ حتی کہ جب امریکہ میں نکسن کا مکمل صفایا ہو گیا اوراس پر صدر کے عہدے سے مستعفی ہونے کا دباؤ تھا تب اسے خاندان سمیت چین مدعو کر کے ماؤزے تنگ نے اس کا استقبال کیا۔ یہ سب امریکی سامراج کی پالیسی کے سامنے سرنگوں ہونے کا اظہار تھا، ایک ایسی پالیسی جس کا مقصد امریکی سامراج سے تعاون کرنا تھا، جو کہ اب اورزیادہ واضح ہو چکا ہے۔یہی بات اسڑاس اور مغربی جرمنی، برطانیہ، جاپان وغیرہ سے تعلق رکھنے والے اجارہ دار سرمایہ داروں کے کھلے رجعتی نمائندوں کے معاملے میں بھی صادق آتی ہے۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت نے ان سب لوگوں کو "دوراندیش شخصیات" کا لقب دیا۔اس نے مغربی سامراجیوں سے، امریکی سامراج سمیت، تعاون سے اتفاق کیا اور حتی کہ نیٹو اورای۔سی (یورپی اکنامک کمیونٹی) کے خلاف جدوجہد بھی ترک کر دی۔اس کے بجائے، اس نے نیٹو اورای۔ای۔سی کے استحکام کو اندھادھند حمایت مہیا کی۔ یہ پالیسی

اس وقت بھی جاری رہی جب ماؤزے تنگ زندہ تھا اور پارٹی کا چیئرمین تھا۔ اس نے نہ صرف اس پالیسی کو اپنا نام دیا بلکہ صاف ظاہر ہے کہ اس کی حمایت بھی کی۔

ماؤزے تنگ کی وفات کے بعد، چینی کمیونسٹ پارٹی کی ترمیم پسند قیادت نے تمام حجابوں کو اتار دیا اور کھل کر "تین دنیاؤں کے نظریے" کا اعلان "نئ عالمی حکمت عملی" کے طور پر کیا اور اس سے مطابقت رکھنے والی رد انقلابی، ترمیم پسند پالیسی پر زیادہ سے زیادہ کھل کر عملدرآمد کیا۔

آج ہم قطعیت کے ساتھ یہ فیصلہ نہیں کرسکتے کہ آیا ماؤزے تنگ نے ترمیم پسند "تین دنیاؤں کے نظریے" کی مکمل تشریح کی یا صرف اس نظریے کی مبادیات کی، اور ایک بند ترمیم پسند تصور کے طور پر اس کی مکمل تشریح دوسروں نے کی، یا آیا ماؤزے تنگ نے اس نظریے کو چینی کمیونسٹ پارٹی کے دوسرے نمایاں رہنماؤں سے "صرف" اختیار کیا۔ تاہم، یہ بات بالکل طے ہے کہ اس ترمیم پسند نظریے کو بنیادی طور پر ماؤزے تنگ کی زندگی کے دوران ہی تشکیل دیا جا چکا تھا اور یہ کہ اس سے مطابقت رکھنے والی خارجہ پالیسی پر عمل ہو رہا تھا اور یہ کہ ماؤزے تنگ نے اسے قبول کیا اور اس کی حمایت کی۔

یہی بات برادرانہ مارکسی-لیننی پارٹیوں کی جانب چینی کمیونسٹ پارٹی کی پالیسی پر بھی صادق آتی ہے۔

چونکہ چینی کمیونسٹ پارٹی نے کئی ملکوں میں موجودہ مارکسی-لیننی پارٹیوں کے خلاف علیحدہ ہو جانے والے گروہوں کی حمایت کی تو یہ واضح ہو گیا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی نے کمیونسٹ پارٹیوں کی مساوات اور تمام حقیقی مارکسی-لیننی پارٹیوں کے اتحاد کے اصولوں کی سنگین خلاف ورزی کی۔ یہ کام بھی ماؤزے تنگ کی زندگی میں ہی ہوا اور اس کی منظوری کے بغیر ممکن نہیں ہو سکتا تھا۔

ہمیں یقین ہے کہ اس بارے میں اور زیادہ حیران کن بیانات سامنے آئیں گے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی برادر پارٹیوں سے کیسا سلوک کرتی ہے، یا اس سوال پر کہ جدید ترمیم پسندوں کی غداری کے بعد، مارکسی-لیننی پارٹیوں کا بین الاقوامی اتحاد کیوں آگے نہیں بڑھا، کیوں مارکسی-لیننی پارٹیوں کے مشترکہ اجلاس نہیں ہوئے اور ایک مشترکہ بین الاقوامی تنظیم کی جانب کامیابی سے قدم کیوں نہ بڑھے، اسی طرح جس طرح کی ترجمانی کومنٹرن (کمیونسٹ انٹرنیشنل) یا کومنفورم نے کی۔

تو ہمیں لازماً یہی نتیجہ اخذ کرنا چاہیے کہ ماؤزے تنگ نے سامراج کے خلاف جدوجہد کے بنیادی سوال پر پرولتاری بین الاقوامیت اور مارکسزم-لیننزم کے اصولوں سے انحراف کیا۔ یقیناً، یہ غلط ہو گا کہ مارکسی-لیننی اصولوں سے چینی کمیونسٹ پارٹی کے ہر انحراف کے لیے ماؤزے تنگ کو ذاتی طور پر ذمہ دار سمجھا جائے یا ان کے لیے اس کی ذات کو الزام دیا جائے۔ لیکن یہ واضح ہے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی نے ماؤزے تنگ کی زندگی میں برادر مارکسی-لیننی پارٹیوں کے ساتھ تعلقات میں جو خارجہ پالیسی اپنائی اس کی واضح طور پر غلط سمت اس کی رضامندی کے بغیر ممکن نہیں ہوتی۔ یہ انحرافات، یہ سمت، سنجیدہ

نوعیت کی تھیں اوران کے نتائج دوررس اور سنجیدہ تھے۔یہ عالمی مارکسی-لیننی تحریک کے اتحاد کو سبوتاژ اوراسے کمزور کرنے کی جانب لے گئے۔ آج،"تین دنیاؤں" کی اپنی پالیسی اور نظریے کے ساتھ چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت امریکی سامراج، سوویت سوشل سامراج،دوسری سامراجی طاقتوں اورعالمی رجعت کے ہاتھوں میں مکمل طورپر کھیل رہی ہے جو انقلاب اور مظلوم لوگوں کی جہد آزادی کا دم گھونٹنے اوراس کا خاتمہ کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔

8۔ماؤزے تنگ مارکسزم-لیننزم کاکلاسیک نہیں ہے

اگرہم اب تک کی اپنی تحقیق کا خلاصہ کریں تو اس کا ناگزیر نتیجہ یہ ہے:ماؤزے تنگ مارکسزم-لیننزم کا کلاسیک نہیں ہے۔ آج ہم یہ بات کہہ سکتے ہیں اور کہنا چاہیے خواہ ہم ابھی ماؤزے تنگ کے کام کا مکمل تجزیہ نہ کرسکے ہوں۔

ماؤزے تنگ نے بنیادی، کلیدی معاملات پر مارکسزم-لیننزم سے سنجیدہ انحرافات کی وکالت کی ہے اورایسی سنگین غلطیاں کی ہیں جن کے دوررس عملی نتائج ہیں۔ ان انحرافات کا مرکز سرمایہ داری کے خلاف مستقل مزاجی سے جدوجہد کرنے میں اس کی ناکامی ہے۔ اس نے سوشلسٹ انقلاب میں قومی سرمایہ دار کی جانب متزلزل رویہ اپنایا، اس نے نظریے اور عمل میں پارٹی میں سرمایہ دار عناصر کو برقراررکھنے کا جواز پیدا کیا،اس نے "تین دنیاؤں کے نظریے" کو اپنا کریااسے آگے بڑھاکر سوشلسٹ

انقلاب اور لوگوں کی قومی جہد آزادی کے خلاف سامراج اور اس کے طفیلیوں سے اشتراک کی حمایت کی ۔ چین میں آج ترمیم پسندانہ پیش رفت کو ماؤزے تنگ کے کام سے الگ کر کے سمجھا نہیں جا سکتا۔ کئی معاملات میں آج کی ترمیم پسند پالیسیوں کی بنیاد اس کی زندگی میں رکھی گئی۔

اگر ماؤزے تنگ کے ان انحرافات کی پیروی کی جاتی تو جرمنی میں سوشلسٹ انقلاب کے لیے اس کے سنگین، تباہ کن نتائج ہوتے۔ لہذا، ماؤزے تنگ کے بارے میں ہمارے سابقہ تخمینے کی درستگی اس لیے قطعی ضروری ہے کہ مارکسزم-لیننزم کو کسی بھی طرح کے جھوٹے، غیر مارکسی نظریات اور خیالات سے پاک رکھا جا سکے اور سچے مارکسی-لیننی اصولوں سے رہنمائی لی جا سکے تا کہ متحدہ، خود مختار، سوشلسٹ جرمنی کے اپنے مجاہدانہ مقصد کو کامیابی سے حاصل کیا جا سکے۔

حوالہ جات

[1] متفرق و مخالف خیالات کا غیر اصولی اختلاط۔

[2] زندگی اور عمل سے کٹا ہوا، لفظوں سے سیکھا گیا علم۔

[3] اسٹالن، سوویت یونین کے نئے آئین کے مسودے پر، تصانیف، جلد 14، ڈورٹمنڈ 1976ء، ص 60۔

[4] اسٹالن، ٹراٹسکائیوں اور دیگر دوغلوں کی تحلیل کے لیے پارٹی کے کام اور اقدامات میں خامیوں پر، تصانیف، جلد 14، ص 136۔

[5] پرولتاری آمریت کے معاملے پر مزید، پیکنگ، نومبر 1956ء: پرولتاری آمریت کے تاریخی تجربے پر، اور، پرولتاری آمریت کے تاریخی تجربے پر مزید، اشاعت مکرر، میونخ 1971ء، ص 55۔

[6] ماؤزے تنگ، عوام کے مابین تضادات سے درست انداز سے نپٹنے کے بارے میں، چار فلسفیانہ مقالوں میں، بیجنگ 1968ء، ص 133۔

[7] "لیبر پارٹی کی تاریخ" میں کہا گیا ہے: جمہوری محاذ نیچے سے تعلق رکھنے والی عوام کا رضا کارانہ اتحاد تھا اور ہے، لیکن یہ سیاسی پارٹیوں کا اجتماع کبھی نہیں رہا۔ تمام مرحلوں پر یہ محنت کش طبقے کی قیادت میں مزدور طبقے اور محنت کش کسانوں کے اشتراک پر مبنی تھا۔ اس کی وسیع ترین بنیاد کسان تھے۔ البانیہ کی لیبر پارٹی ہمیشہ اس محاذ کی قائدانہ قوت تھی اور اس محاذ میں واحد سیاسی پارٹی تھی۔ دراصل، البانیہ میں کسی بھی طرح کی سرمایہ دار سیاسی پارٹیوں کا وجود نہیں تھا اور نہ ہی البانیہ کی

کمیونسٹ پارٹی کے قیام کے بعد ایسی کسی پارٹی کی تشکیل ہوئی۔ البانیہ کی لیبر پارٹی فاشسٹ مخالف پارٹیوں کی تشکیل کی مخالف نہیں تھی اور نہ ہی قبضہ گیروں کے خلاف جدوجہد منظم کرنے کے لیے ایسی کسی پارٹی کے قیام اور اس کے ساتھ تعاون کے خلاف تھی۔ لیکن اس نے نیشنل فرنٹ اور لیگیلٹی جیسی سیاسی تنظیموں کے خلاف لڑائی کی اور انہیں تباہ کیا جنہیں زمینداروں نے یار جعتی سرمایہ داروں نے اٹلی اور جرمنی کے قبضہ گیروں کے بھڑکانے پر یا ان کی مدد سے بنایا تھا اور جو (البانیہ کی لیبر) پارٹی اور اس کے محاذ کو ختم کرنا اور عوامی انقلاب کی فتح کو ناکام کرنا چاہتی تھیں۔ مزید برآں، پارٹی نے جنگ کے بعد زمینداروں اور سرمایہ دار عناصر کی تمام کوششوں کو کچل دیا جو امریکہ اور برطانیہ کی حوصلہ افزائی اور مدد سے رجعتی سیاسی پارٹیاں بنانا چاہتے تھے تاکہ انہیں عوامی اقتدار کا تختہ الٹنے کے لیے استعمال کر سکیں۔ یہ تاریخی حقیقت کہ وہاں (البانیہ میں) البانیہ کی لیبر پارٹی کے علاوہ کوئی اور سیاسی پارٹیاں نہیں تھیں مزدور طبقے، عوام، انقلاب اور البانیہ میں سوشلزم کے لیے ایک سازگار معاملہ تھا۔ ان حالات نے مزدور طبقے کی پارٹی کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ تمام مرحلوں میں انقلاب کی قیادت کا مشن زیادہ آسانی سے اور بہتر انداز سے پورا کر سکے۔ اس حقیقت نے عوامی بغاوت کی فتح کے بعد محنت کش عوام کے مفاد میں سوشلسٹ جمہوریت کو بہتر طور پر عملی جامعہ پہنانے میں مدد دی کہ البانیہ میں لیبر پارٹی آف البانیہ واحد سیاسی جماعت تھی۔

[8] ماؤزے تنگ، عوام کے مابین تضادات سے درست انداز سے نپٹنے کے بارے میں، ایضا، ص129۔

[9] ماؤزے تنگ، تین عظیم رشتوں پر، پیکنگ ریویو(1977 / 1) میں، ص20۔

[10] ماؤزے تنگ، منتخب تصانیف، جلد5، ص77۔

[11] ماؤزے تنگ، عوام کے مابین تضادات سے درست انداز سے نپٹنے کے بارے میں، ایضا، ص92۔

[12] اسٹالن، سوویت کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) میں دائیں بازو کے انحراف پر، تصانیف، جلد 12، ص 26۔

[13] ماؤزے تنگ، عوام کے مابین تضادات سے درست انداز سے نپٹنے کے بارے میں، ایضا، ص 94۔

[14] لینن، دائیں بازو کی بنیاد پرستی، کمیونزم میں بائیں بازو کی طفلانہ بیماری، تصانیف، جلد 31، ص 8۔

[15] لینن، دائیں بازو کی بنیاد پرستی، کمیونزم میں بائیں بازو کی طفلانہ بیماری، تصانیف، ایضا، ص 8۔

[16] ماؤزے تنگ، دس عظیم رشتوں پر، ایضا، ص 22۔

[17] چانگ شن جیاؤ، سرمایہ داروں کی ہمہ رخی آمریت پر، بیجنگ، 1975، ص 6ف۔

[18] چین کی عوامی سیاسی مشاورتی کانفرنس کی قومی کمیٹی کے نائب چیئرمین کا انٹرویر، جنگ یجین، شنہوا نیوز ایجنسی میں، 16 مارچ 1978ء۔

[19] ایضا

[20] ماؤزے تنگ، عوام کے مابین تضادات سے درست انداز سے نپٹنے کے بارے میں، ایضا، ص 118۔

[21] ماؤزے تنگ، چینی کمیونسٹ پارٹی کی قومی کانگریس میں پروپیگنڈہ پر تقریر، 1975ء مکرر اشاعت، بیجنگ 1968ء، ص 26۔

[22] ایضا، ص 29

[23] ایضا، ص29

[24] ماؤزے تنگ، ماؤزے تنگ، عوام کے مابین تضادات سے درست انداز سے نپٹنے کے بارے میں، ایضا، ص130۔

[25] ماؤزے تنگ، چینی کمیونسٹ پارٹی کی قومی کانگریس میں پروپیگنڈہ پر تقریر، ایضا، ص26

[26] ماؤزے تنگ، ماؤزے تنگ، عوام کے مابین تضادات سے درست انداز سے نپٹنے کے بارے میں، ایضا، ص132۔

[27] دریسی پلاساری، پارٹی میں طبقاتی جدوجہد ضمانت ہے کہ پارٹی ہمیشہ مزدور طبقے کی انقلابی پارٹی رہے گی، اخبار "البانیہ ٹوڈے" (1 / 1978) میں، "پارٹی کا راستہ (3 / 78) بھی دیکھیں۔

[28] اقتباس، ماؤزے تنگ، "حکمران۔۔۔"، ہونقی (نمبر 1976 / 6)۔

[29] ایضا

[30] چینی کمیونسٹ پارٹی کی دسویں (10) کانگریس کی رپورٹ، چینی کمیونسٹ پارٹی کی دسویں کانگریس کی دستاویزات میں، ص19۔

[31] اقتباس، ماؤزے تنگ، پیکنگ ریویو (1976 / 14)، ص5۔

[32] اقتباس، ماؤزے تنگ، پیکنگ ریویو (1976 / 14)، ص3۔

[33]پیکنگ ریویو(نمبر 1976 / 15)، ص3۔

[34]ایضا

[35]اقتباس، لینن، اسٹالن کی تصنیف "اساس لیننزم" میں، تصانیف، جلد6، ص163۔

[36]اسٹالن، اساس لیننزم، تصانیف، جلد6، ص162۔

[37]ماؤزے تنگ، ماؤزے تنگ، عوام کے مابین تضادات سے درست انداز سے نپٹنے کے بارے میں، ایضا، ص106۔

[38]ان خامیوں پر جو سوویت کمیونسٹ پارٹی میں اسٹالن کی زندگی میں نمایاں ہو گئی تھیں اور جنہیں بعد میں خروشچیفی ترمیم پسندوں نے استعمال کیا، دیکھیں انور ہجا کا آرٹیکل: "ترمیم پسند ملکوں میں مزدور طبقے کی جدوجہد"، انور ہجا کی منتخب تقریریں اور مضامین، ڈورٹمنڈ، 1974، ص125۔

[39]پرولتاری آمریت کے تاریخی تجربے پر مزید، ایضا، ص47۔

[40]ایضا

[41]بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کی عمومی سمت پر مباحثہ، بیجنگ، 1965، ص198۔

[42]پرولتاری آمریت کے تاریخی تجربے پر، ایضا، ص11۔

[43]ایضا

[44]پرولتاری آمریت کے تاریخی تجربے پر مزید، ایضا، ص43۔

[45]بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کی عمومی سمت پر مباحثہ، بیجنگ، 1965، ص75۔

[46]اقتباس، انور ہجا، "البانیہ کی لیبر پارٹی کی تاریخ"، تیرانہ، 1971، ص591۔

[47]خروشچیف اسٹیج سے کیوں اتر گیا، بیجنگ، 1964، ص18۔

[48]خروشچیف کی ترمیم پسندی کے خلاف جدوجہد کو انجام تک لے جانا، بیجنگ، 1965، ص16۔

[49]انور ہجا، چو این لائی کے ساتھ گفتگو، اخبار "البانیہ ٹوڈے (77/5) میں، ص53۔ "پارٹی کا راستہ (77/5) میں بھی دیکھیں۔

[50]اسٹالن، سوویت یونین میں سوشلزم کے معاشی مسائل، تصانیف، جلد 15، ص340۔

[51]ماؤزے تنگ، دس عظیم رشتوں پر، ایضا، ص11۔

[52]اسٹالن، سوویت یونین میں سوشلزم کے معاشی مسائل، ایضا، ص275۔

[53]دیکھیں اسٹالن کا آرٹیکل "کامیابی کی مدہوشی" جس میں وہ زرعی اجتماع کاری پر عملدرآمد میں افسر شاہی طریقوں پر اور بائیں بازو کی مبالغہ آرائی پر تنقید کرتا ہے، اور، "اجتماعی کھیتوں کے کامریڈوں کو جواب"، جس میں اسٹالن اس حقیقت پر تنقید کرتا ہے کہ کلاکوں (امیر کسانوں) کے خلاف اٹھائے گئے اقدامات کا اطلاق درمیانے کسانوں پر بھی کیا

گیا، اور اسٹالن کی "سولہویں (16) پارٹی کانگریس کو رپورٹ" جس میں اسٹالن نے انکشاف کیا کہ اجتماع کاری میں مبالغہ ٹراٹسکی ازم کی روایت ہے۔ تمام مضامین تصانیف کی جلد 12 میں موجود ہیں۔

[54] سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی تاریخ، ص 378۔

[55] دیکھیں اسٹالن کی "سوویت کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی اٹھارویں (18) کانگریس کو رپورٹ، "سوویت کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کا مزید استحکام"، تصانیف، جلد 14، ص 212۔

[56] سوویت کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی نئی قیادت کے نام نہاد اتحاد کا ابطال، بیجنگ، 1973، ص 27۔

[57] ماؤزے تنگ، امریکی سامراج کے خلاف پانامہ کے لوگوں کی جائز حب الوطنی کی جدوجہد کی حمایت کا اعلان، بیجنگ، 1966۔

[58] رین من باؤ، ہونگی، اور جائی فانگ جن باؤ کی جانب سے نئے سال کا پیغام، پیکنگ ریویو (1/1972)۔

[59] انور ہجا، چو این لائی کے ساتھ گفتگو، البانیہ ٹوڈے (5/77) میں۔